بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 48

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

● 25 جمادی الاوّل 1446 ہجری قمری ● 28 نبوت 1403 ہجری شمسی ● 28 نومبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا رَاَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمۡ وَلَا ہُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ○

(النّحل:86)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جب وہ عذاب دیکھیں گے تو وہ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 نومبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ڈرنے کا مقام ہے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے ابوجہل کو محروم رکھا
جب تک اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ نہ ہو سننے والا کان نہ ہو اور سمجھنے والا دل نہ ہو
کوئی شخص کسی نبی اور مامور کی باتوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور پاک فطرت عطا فرمائی ہے اور جن کی استعدادیں عمدہ ہیں، وہ بہت باتوں کے محتاج نہیں ہوتے اور ایک اشارہ ہی سے اصل مقصد اور مطلب کو سمجھ لیتے اور بات کو پا لیتے ہیں۔ ہاں جو لوگ اچھی فطرت اور عمدہ استعداد نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت پر اعتقاد نہیں ہے، وہ تو اپنی ہی اغراض کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ ایسی پستی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں کہ اگر سب انبیاء علیہم السلام اکٹھے ہو کر ایک ہی وعظ کے منبر پر چڑھ کر نصیحت کریں، انہیں تب بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

یہی وہ سر ہے کہ ہر نبی اور مامور کے وقت دو فرقے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کا نام سعید رکھا ہے اور دوسرا وہ جو شقی کہلاتا ہے۔ دونوں فرقے وعظ و نصیحت کے لحاظ سے یکساں طور پر انبیاء علیہم السلام کے سامنے تھے اور اس پاک گروہ نے کبھی کسی سے بخل نہیں کیا۔ پورے طور پر حق نصیحت ادا کیا۔ جیسے سعیدوں کے لئے ویسے ہی اشقیاء کے لئے۔ مگر سعید قوم کان رکھتی تھی جس سے اس نے سنا آنکھیں رکھتی تھی جس سے دیکھا، دل رکھتی تھی جس سے سمجھا۔ مگر اشقیاء کا گروہ ایک ایسی قوم تھی جس کے کان نہ تھے جو سنتی، اور نہ آنکھیں تھیں جس سے دیکھتی، نہ دل تھے جس سے سمجھتی، اسی لئے وہ محروم رہی۔

مکہ کی مٹی ایک ہی تھی جس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوجہل پیدا ہوئے۔ مکہ وہی مکہ ہے جہاں اب کروڑوں انسان ہر طبقہ اور درجہ کے دنیا کے ہر حصہ سے جمع ہوتے ہیں۔ اسی سرزمین سے یہ دونوں انسان پیدا ہوئے۔ جن میں سے اوّل الذکر اپنی سعادت اور رشد کی وجہ سے ہدایت پا کر صدیقوں کا کمال پا گیا اور دوسرا شرارت، جہالت، بے جا عداوت اور حق کی مخالفت میں شہرت یافتہ ہے۔

یاد رکھو کمال دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمانی، دوسرا شیطانی۔ رحمانی کمال کے آدمی آسمان پر ایک شہرت اور عزت پاتے ہیں۔ اسی طرح شیطانی کمال کے آدمی شیاطین کی ذریت میں شہرت رکھتے ہیں۔

غرض ایک ہی جگہ دونوں تھے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ فرق نہیں کیا۔ جو کچھ حکم اللہ تعالیٰ نے دیا وہ سب کا سب یکساں طور پر سب کو پہنچا دیا مگر بدنصیب، بدقسمت محروم رہ گئے اور سعید ہدایت پا کر کامل ہو گئے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے بیسیوں نشان دیکھے۔ انوار و برکات الٰہیہ کو مشاہدہ کیا، مگر ان کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

اب ڈرنے کا مقام ہے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے ابوجہل کو محروم رکھا۔ اس نے ایک عظیم الشان نبی کا زمانہ پایا جس کے لئے نبی ترستے گئے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک ہر ایک کی تمنا تھی مگر انہیں وہ زمانہ نہ ملا۔ اس بدبخت نے وہ زمانہ پایا جو تمام زمانوں سے مبارک تھا مگر کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور خوف کا مقام ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ نہ ہو اس کی، سننے والا کان نہ ہو اور اس کے سمجھنے والا دل نہ ہو، کوئی شخص کسی نبی اور مامور کی باتوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اصل یہی ہے کہ سرشت میں دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں جن کے قویٰ عمدہ ہیں اور وہ سعادت اور رشد کے پا جانے کے لئے استعدادوں سے یوں بھرے ہوئے ہوتے ہیں جیسے ایک عطر کا شیشہ لبریز ہوتا ہے۔ تیل اور بتی سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ صرف ایک ذرا سی آگ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ایک ادنیٰ سی تحریک اور رگڑ سے روشن ہو اُٹھتی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتی پہلے سے موجود تھے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متاثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپ سے کوئی بحث نہیں کی۔ کوئی نشان اور معجزہ نہ مانگا۔ معاً سن کر صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، تو بول اٹھے کہ آپ گواہ رہیں میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 50، ایڈیشن 2018، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

استخارے کی اہمیت

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (انصاری) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام کاموں کے متعلق استخارہ کرنے کی تعلیم دیا کرتے تھے، اُسی طرح جس طرح قرآن کریم کی سورت کی تعلیم دیتے۔

(بخاری کتاب التَّھَجُّد، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَی مَثْنَی)

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

● حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر تو یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا۔

(سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء ان اول ما یحاسب)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبۂ خدمت خلق

● حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب اور کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ ان سے ملاقات کرتے۔ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرماتے۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۵ حدیث نمبر ۱۸۴۹۱)

سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ امن پھیلانے والا جو نبی آیا اُس کو لڑائی کرنے والا نبی کہا جاتا ہے
اور پادری اُس پر اعتراض کرتے ہیں
دنیا ہزار انکار کرے وہ زمانہ کی ٹھوکریں کھانے کے بعد آخر اس تعلیم کی طرف آئیگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 68 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کئی لوگ مجھے ملے جنھوں نے کہا کہ ہم نے بیس بیس تیس تیس سال سے شراب نہیں پی کیونکہ ہم اسے بُرا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پہلے پردہ پر اعتراض کیا جاتا تھا مگر اب خود یورپ میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو پردہ کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جب میں یورپ گیا تو وہی میوزیشن جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اُس نے مجھ سے کہا کہ میں نے آپ کا دیباچہ تفسیر القرآن پڑھا ہے جس سے میرے دل میں ایک شبہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا فرمائیے کیا شبہ پیدا ہوا ہے۔ کہنے لگا اس کتاب میں آپ نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں عبادت کیلئے بیٹھے تھے کہ آپ کی ایک بیوی آپ سے ملنے کیلئے آگئیں چونکہ واپسی کے وقت رات ہوگئی تھی اس لئے آپ اپنی بیوی کو گھر پہنچانے کیلئے ساتھ چل پڑے۔ راستہ میں آپ کو ایک آدمی ملا اُسے دیکھ کر آپ کو شبہ ہوا کہ کہیں اسے ٹھوکر نہ لگ جائے اور یہ خیال نہ کرے کہ مَیں کسی اور کو ساتھ لئے جا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کے مُنہ پر سے نقاب اٹھا دی اور اُسے کہا کہ دیکھ لو یہ میری بیوی ہے۔ وہ کہنے لگا جب میں نے یہ واقعہ پڑھا تو میرے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ پردہ تو اسلام کے نہایت اعلیٰ درجہ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 08 نومبر 2024 (مکمل متن)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور سے ملاقات

نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا، اعلانات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آنحضرت ﷺ ایسے کامل اور مکمل انسان ہیں جس کے پیچھے چل کے تم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہو
اگر یہ نہیں تو تمہارا اس دنیا میں آنا بے فائدہ اور فضول ہے، پھر اس دنیا کا کوئی مقصد نہیں رہتا
دنیا کی پیدائش کا مقصد ہمیشہ سامنے رکھو، آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلو، ان کی شریعت پر عمل کرو

سونے سے پہلے کی دعا یاد کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے اپنی حفاظت میں رکھ

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں پر ایک اندھیر زمانہ آنا تھا جس کے بعد مسیح موعود کی بعثت ہونی تھی
آپؑ کی بعثت بھی ’’صبح کے ستارے‘‘ کی مانند تھی

ماں کا اصل کام تو بچوں کی تربیت کرنا ہے، اگر بچوں کو سنبھال لیں تو اس کا مطلب ہے کہ اگلی نسل آپ نے سنبھال لی
باپ بھی گھنٹہ دو گھنٹے بچوں کے پاس بیٹھیں، مائیں بھی وقت دیں، تو یہ دونوں ماں باپ کی مشترکہ کوشش ہوگی
جس سے اس ماحول میں بچوں کے کانوں میں دین کی باتیں بھی پڑتی رہیں گی

ہر خطبے کو اگر غور سے سنیں تو اس میں سبق والی باتیں ہوتی ہیں
ایم ٹی اے کے پروگرام آتے ہیں ان میں بعض باتیں سبق آموز ہوتی ہیں، یہ ساری چیزیں دیکھا کریں

خلیفہ وقت کا ہاتھ بٹائیں، اس کے مددگار بنیں، اپنے آپ کو نیک بنائیں، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں اور اچھی طرح پانچوں نمازیں پڑھا کریں
پھر نفل پڑھیں، قرآن کریم کو پڑھیں، اس کا علم حاصل کریں اور اس پہ عمل کرنے کی کوشش کریں

نصیحت کرنے والا یا مربی جو خطبہ دینے والا ہے اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے خطبے میں باتیں کر رہا ہے تو پہلے وہ دعا کر کے جائے
کہ اللہ تعالیٰ میری زبان میں تاثیر رکھ دے کہ میں جو بھی کہوں اس پہ لوگوں کو عمل کرنے کی توفیق ملے اور پھر بعد میں بھی دعا کرے

جب اپنے لڑکا لڑکی کو بیاہ دیتے ہیں تو پھر ماں باپ کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے
یہ نہیں کہ ماں باپ بہوؤں پہ ظلم کرتے رہیں اور پھر خاوند بھی بجائے ماں باپ کو سمجھانے کے الٹا اپنی بیوی پہ ظلم کرے
بہو کو بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ساسوں یا نندوں سے لڑائی نہیں کرنی چاہیے

اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے رشتہ کرنا چاہیے، ماں باپ بھی دعا کر لیں، لڑکا بھی دعا کر لے، لڑکی بھی دعا کر لے
صرف محبت اور عشق کا رشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا رشتہ بھی ہونا چاہیے

سوائے اشد مجبوری کے عموماً شادی کے بعد لڑکا اور لڑکی کو اپنا علیحدہ گھر لینا چاہیے

مسجد کے احاطے میں لجنہ کے لیے exercise اور گیمز کھیلنے کے لیے الگ انتظام ہونا چاہیے جہاں ان کے پروگرام منعقد ہوں
اس سے ان کی ذہنی اور جسمانی صحت بھی بہتر ہوگی

❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ڈنمارک کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 19 ؍فروری 2023ء کو جماعت احمدیہ ڈنمارک کی لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک سے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد حدیث مع اردو ترجمہ پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مختلف امور پر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کو حضور انور سے سوال کرنے کا موقع ملا۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پیدا کرتا تو پھر میں اس دنیا کو نہ پیدا کرتا۔ اس کا کیا مطلب ہے اور ایسا کیوں فرمایا گیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنحضرت ﷺ بہت پیارے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل انسان بنایا۔ اللہ نے کہا کہ دنیا میں کوئی بھی perfect انسان نہیں سوائے ایک کے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور انسان کے لحاظ سے بھی آپؐ کو کامل بنایا۔ شریعت کے لحاظ سے بھی آپؐ کو کامل بنایا اور دنیا کی ہدایت کے لیے بھی آپؐ کی ہدایت کو کامل بنایا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نمونہ دکھانا چاہتا تھا کہ یہ میری قدرت ہے کہ میں اس انسان کو کامل اور مکمل بنا دوں۔

کسی بھی چیز کو بنانے کا مقصد بے فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی اور پھر انسان کو بنایا اور ساری مخلوق کو اس کے تابع کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنحضرت ﷺ سے اتنا پیار تھا کہ اس نے اپنے پیار کا اظہار کیا کہ مَیں نے دنیا ہی اس لیے بنائی ہے کہ آنحضرت ﷺ جیسا انسان دنیا میں پیدا کروں، پھر دنیا اس کو دیکھے، ان کی شریعت پہ عمل کرے، ان کے نقش قدم پہ چلے، ان کی سنت پہ عمل کرے۔ یہ ایسا کامل اور مکمل انسان ہے جس کے پیچھے چل کے تم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہو۔ اگر یہ نہیں تو تمہارا اس دنیا میں آنا بھی بے فائدہ اور فضول ہے۔ پھر اس دنیا کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے جن و انس کو عبادت کے لیے پیدا کیا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔
فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔
چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور ایک خلوص کا کام ہے۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس مادی دنیا میں جبکہ ہر طرف لوگ اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں
اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے قربانی کرنے والے عطا فرمائے ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی دینے کی خواہش رکھتے ہیں

غریب لوگ تو بہت بڑی قربانی کر کے چندے دیتے ہیں۔
گو ان کی قربانیاں بظاہر مالی لحاظ سے، رقم کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت بڑی قربانیاں ہیں

احمدی کو یہی فائدہ ہے کہ قربانی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور ساتھ پھر جو دعائیں ہیں وہ قبول کرتا ہے اور اس کی برکات پھر ظاہر ہوتی ہیں

جماعت احمدیہ دنیا کے ہر خطہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ آج دوسو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے اور ہر جگہ ہمیں قربانی کرنے والوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔
مَیں اس وقت جب خطبہ دے رہا ہوں تو کہیں رات ہے، کہیں دن ہے لیکن ہر کوئی اس خطبہ کو سن رہا ہے اور جماعت احمدیہ ایک امتِ واحدہ کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔
پس یہ چیز ہے جو جماعت احمدیہ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری ضروریات خود پوری فرماتا رہے گا۔
بغیر کسی خوف اور غم کے ہم اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر خوف سے نکالے گا۔ ہمیں ہر غم سے نکالے گا۔ ہماری مشکلات کو دور کرے گا۔
ہماری ضروریات کو پورا کرے گا۔ اور یہی چیز ہے جس کے حصول کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم نے راضی کرنا ہے

ہم جماعت کی ترقیات کو بھی دیکھیں گے اور پہلے سے بڑھ کر ہم کامیابیاں دیکھتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے چلے جائیں گے اور دشمن کو ناکام و نامراد ہوتا دیکھتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن بھی جلد لائے کہ ہم یہ دیکھیں

تحریکِ جدید کے نوّے ویں (۹۰) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور اکانوے ویں (۹۱) سال کے آغاز کا اعلان

گذشتہ سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو تحریک جدید میں 98.17 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔
یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7 لاکھ 89 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں بالخصوص نومبائعین اور نوجوانوں کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں سے متعلق ایمان افروز واقعات کا بیان

بنگلہ دیش اور پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

مکرمہ امینہ چقماق ساہی صاحبہ (واقفہ زندگی۔ ٹرکش ڈیسک) اور مکرم محمود احمد ایاز صاحب آف ناروے کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08 نومبر 2024ء بمطابق 08 نبوت 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق مالی قربانیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو پیش کرنے والی ہے۔ جماعت کے مختلف چندے ہیں۔ چندہ عام، چندہ وصیت وغیرہ لازمی چندہ جات ہیں۔ پھر تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی تحریکات ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی ضرورت پڑے جماعت احمدیہ کے افراد اخلاص و وفا کے ساتھ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں اور چھپ کر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی قربانی کر رہے ہوتے ہیں بلا اس خوف کے کہ انہیں کوئی مالی تنگی ہو جائے۔ یہ زمانہ جبکہ دنیا، دنیا کی لذتیں تلاش کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے اور مال جمع کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے احمدی ہیں جو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں کہ ان کی قربانیاں پتہ نہ لگیں۔ جماعت احمدیہ میں اکثریت تو کم آمدنی والوں کی ہے اور اوسط درجے کے کمانے والوں پر مشتمل ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا غیر معمولی قربانیاں دینے والے بھی لوگ ہیں اور کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں، ہماری آمدنی محدود ہے کہاں سے دیں بلکہ ایک دلی جوش اور جذبہ سے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔ مجھے پتہ ہے بعض لوگ ایسے ہیں جو بہت بڑی قربانی کر کے بھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنا پیٹ کاٹ کر، اپنی خوراک کم کر کے، اپنے بچوں کے اخراجات کم کر کے یہ قربانیاں دیتے ہیں اور ان کو کبھی خیال نہیں آیا یا انہوں نے کبھی یہ اظہار نہیں کیا کہ ہماری یہ قربانیاں ہیں اور ہم پر کیوں اتنا بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ ہمیں بھی فلاں مقصد کے لیے ضرورت ہے۔ تو اب جبکہ ہمیں ضرورت ہے تو جماعت ہماری مدد کرے۔ کبھی کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا۔ ضرورت بھی ہو تو انتہائی جھجک اور عاجزی کے ساتھ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور وہ بھی قرضہ کی صورت میں۔

پھر بعض لوگوں نے قربانیاں کرنے کے لیے یہ طریق بھی اختیار کیا ہوا ہے کہ مالی قربانیوں کے لیے ایک ڈبہ بنا لیتے ہیں جس میں ہر سال یا ہر وقت جو بھی آمد ہو جب بھی جہاں سے کوئی پیسے آتے ہیں اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور اس طرح سال کے آخر

میں جمع کر لیتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریکِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تو آپؓ نے سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا اور آپؓ نے فرمایا تھا کہ سادہ زندگی کر کے اپنے پیسے جوڑو اور اس کے حساب سے خرچ کرو اور اس کے نتیجہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خود سادہ سے سادہ زندگی گزارتے ہیں اور بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں۔ بظاہر ان کی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتے لیکن ہزاروں ڈالروں یا ہزاروں پاؤنڈوں میں یا ہزاروں یورو میں قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اس مادی دنیا میں ان ملکوں میں رہ کر اتنی قربانی کرنا بہت بڑی بات ہے اور جو غریب ممالک ہیں، پاکستان ہے، ہندوستان ہے یا افریقہ کے ممالک ہیں وہاں تو احمدیوں کے ذرائع بہت کم ہیں اور بڑی مشکل سے لوگوں کے گزارے ہوتے ہیں پھر بھی قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھپ کر بھی اور ظاہری طور پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے اور ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایک جگہ کہ

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(نشانِ آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410)

پس یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جب کوئی بھی تحریک کی جائے یا جب تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا اعلان ہوتا ہے تو قرض لے کر بھی رقم ادا کر دیتے ہیں حالانکہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ قرض لے کر ادا کریں۔ اور کوئی خوف نہیں ان کو ہوتا۔ ان کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی پورا بھی کر دے گا۔ پس جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے بڑے قربانی کرنے والے عطا فرمائے ہوئے ہیں۔

غیروں کی طرح یہ نہیں ہے کہ پانچ دس روپے دے کر پھر سو دفعہ مسجد میں اعلان کروائیں۔ ایسے بہت سے واقعات میرے سامنے آتے ہیں جہاں لوگ بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اس میں افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں۔ یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں۔ ایشیا کے ممالک بھی شامل ہیں۔

غریب لوگ تو بہت بڑی قربانی کر کے چندے دیتے ہیں۔ گو ان کی قربانیاں بظاہر مالی لحاظ سے، رقم کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت بڑی قربانیاں ہیں۔

وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ ایک درہم ہزار درہم سے سبقت لے گیا یا ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔ (سنن النسائی، کتاب الزکاۃ باب جھد المقل حدیث 2528)

اور یہ روح دور دراز رہنے والے غریب ملکوں کے لوگوں میں بھی ہے کہ مالی قربانیاں دینے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے خوف سے بھی دور کرتا ہے اور ان کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ مثلاً تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک صاحب ہیں۔ نومبائع ہیں عبداللہ صاحب۔ انہوں نے کہا مجھے چندے دینے کے دو فائدے نظر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے بعد سے میرے رزق میں اضافہ ہو گیا۔ دوسرے میں جب بھی کاروبار کرتا ہوں، ایک دکان چلاتا ہوں۔ میری دکان کی ساری چیزیں فوراً فروخت ہو جاتی ہیں اور جلدی سے پھر میری دکان خالی ہو جاتی ہے۔ پھر نیا مال لے کے آتا ہوں اور اس سے مجھے منافع ہوتا جاتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کا نتیجہ ہے۔

قزاخستان سے ایک صاحب ہیں زادانوف صاحب، ہمیشہ بڑے جوش و خروش سے چندہ میں حصہ لیتے ہیں۔ سابق فوجی ہیں۔ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ پنشن ملتی ہے لیکن جب بھی پنشن ملتی ہے فوراً مرکز میں آ کر چندے ادا کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چندوں سے اتنی برکت دی ہے کہ میرے کام جو رکے ہوتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کروا دیتا ہے۔ یہ ان کی ایمان کی حالت ہے۔ کہتے ہیں میں نے ایک تجارتی عمارت کی تعمیر شروع کی جو تجارتی مرکز کے لیے تھی۔ میرے پاس جو جمع پونجی تھی سب اس میں لگا دی۔ پیسے ختم ہو گئے، وہ کام مکمل نہیں ہوا۔ میرا ایک اپارٹمنٹ تھا میں نے سوچا کہ اس کو بیچ کر یہ پیسے یہاں لگا دیتا ہوں اور یہ کام پورا کر لوں۔ اب اپارٹمنٹ خریدنے کے لیے کوئی گاہک نہیں مل رہا تھا۔ بڑی نا امیدی کی صورتحال تھی۔ جو کچھ رقم آخری تھی وہ بھی ختم ہو رہی تھی۔ کہتے ہیں میں دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی طرح برکت ڈالے اور میری یہ رقم مل جائے، پوری ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گاہک بھیجا جس نے میرا اپارٹمنٹ خرید لیا اور اس سے جو مجھے آمد ہوئی وہ پھر میں نے اس تعمیر میں لگا دی۔ کہتے ہیں اب اپارٹمنٹ میں نے بیچ دیا، اب مسئلہ یہ تھا کہ میں نے رہنے کے لیے نیا گھر تلاش کرنا تھا وہ کس طرح کروں۔ لیکن وہی فرشتہ جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اس نے کہا آپ فکر نہ کریں مجھے اتنی جلدی گھر کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ایک سال تک بیشک اس گھر میں رہیں۔ اس طرح کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہائش کی ضرورت بھی پوری کر دی اور میری تعمیر کا کام بھی پورا ہو گیا اور یہ سب کچھ میں سمجھتا ہوں کہ چندوں کی برکات اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کا نتیجہ ہے۔

پھر قزاخستان سے ہی وہاں کی جماعت کے ایک عہدیدار لکھتے ہیں کہ جماعت کی ایک لجنہ، خاتون بائیوا روزہ صاحبہ ہیں۔ باقاعدگی سے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندوں میں حصہ لیتی ہیں۔ ایک دن انہوں نے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے ادا کیے اور اپنی بیٹی کے لیے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اسے اچھی نوکری دے دے۔ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا۔ خلافت سے ان لوگوں کا بڑا مضبوط تعلق ہے۔ بہت خط آتے ہیں رشیا سے یا ان سٹیٹس سے۔ کہتی ہیں کہ جب چندہ ادا کیا تو اگلے دن ہی اس کو اچھی نوکری مل گئی جبکہ اس سے پہلے وہ ہزار کوشش کر رہی تھی مگر کوئی کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔ اب یہ حالت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی، ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے ایسے سامان کیے کہ وہاں ملازمت دینے والوں نے خود فون کیا کہ ہم ملازمت دینے کے لیے تیار ہیں، آ جاؤ۔ اور بڑی اچھی ملازمت دی۔ کہتی ہیں کہ میرے لیے تو یہ ایک معجزہ تھا اور میں حیران ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اتنی جلدی اپنے فضل سے مجھے نوازا۔

جارجیا یورپ کا ایک ملک ہے۔ میڈیکل کے ایک طالبعلم ہیں۔ کہتے ہیں ہماری جماعت کی میٹنگ ہوئی۔ صدر جماعت نے ایک سٹوڈنٹ کا ذکر کیا جس نے تحریکِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کہتے ہیں مجھے احساس ہوا کہ میں پیدائشی احمدی ہوں اور یہ سٹوڈنٹ جس کا ذکر کیا جا رہا ہے اس نے چار سال پہلے بیعت کی ہے اور مالی قربانی میں اتنا آگے نکل گیا ہے۔ مجھے بھی اپنا وعدہ بڑھانا چاہیے، مجھے شرم آئی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے وعدہ بڑھا دینے کا ارادہ کیا اور پھر کہتے ہیں کہ وہاں عاملہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا جب صدر صاحب مالی قربانیوں کی تلقین کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح اپنی قربانی پیش کی تھی۔ سب کچھ پیش کر دیا تھا۔ کہتے ہیں اس مثال کو دیکھ کر میرے دل میں اَور جوش پیدا ہوا اور مجھے خیال آیا کہ مجھے بہرحال وعدہ بڑھانا چاہیے۔ چاہے میری حیثیت ہے کہ نہیں ہے میں قربانی کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اتنا وعدہ کر دیا کہ مجھے فکر تھی کہ اب ادا کیسے کروں گا؟ اس کے لیے کہتے ہیں میں نے پارٹ ٹائم ٹیکسی شروع کر دی۔ میں سٹوڈنٹ کے ساتھ ساتھ ٹیکسی بھی چلاؤں گا اور اپنا وعدہ پورا کر دوں گا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مجھے اس کام میں لطف آنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے، اس کی خاطر قربانی کرنے کے لیے میں یہ کام کر رہا ہوں۔ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے نہیں کر رہا۔ کہتے ہیں بعض حالات ایسے مجھ پہ آتے تھے کہ پٹرول ڈلوانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے تو میں اپنے والد سے قرض لیتا تھا اور پھر کام کرتا تھا۔ پھر قرض بھی لوٹا دیتا تھا، چندہ بھی ادا کر دیتا تھا اس طرح میں اپنا وعدہ پورا کرتا جا رہا تھا اور کہتے ہیں کہ میں نے آخر وہ وعدہ پورا کر دیا جس کی کوئی امید نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ادائیگی کے سامان پیدا کر دیے۔

جرمنی کی جماعت روڈگاؤ (Rodgav) کے صدر کہتے ہیں ہماری جماعت کا ٹارگٹ جو تھا وہ ہم نے پورا کر لیا۔ وہاں آجکل مسجد بنا رہے ہیں۔ وہاں خدام الاحمدیہ کے قائد نے اس کا بھی ہمیں کہا کہ ہمیں اس کے لیے مزید رقم اکٹھی کرنی چاہیے اور ہمارے ہاں پوٹینشل (potential) ہے، لوگوں میں چندہ دینے کی صلاحیت ہے۔ اسی طرح ہمیں تحریکِ جدید کی قربانی میں بھی بڑھنا چاہیے۔ اس میں بھی ہمارا معیار بہتر ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں 2019ء سے ہم نے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی شروع کی تھی۔ اس وقت ہمارا جو چندہ چند ہزار یورو تھا اب اتنا بڑھا کہ وہ لاکھوں میں چلا گیا اور لوگوں نے خوشی سے قربانی دی۔ بعض لوگوں کو اس طرح تحریک پیدا ہوئی کہ بعض واقفینِ زندگی نے یہ اعلان کیا کہ ہم اپنا ایک ماہ کا الاؤنس جماعت میں چندہ دے دیں گے۔ ایک صاحب کہتے ہیں مجھے یہ سوچ کر بڑی شرم آئی کہ ایک واقفِ زندگی اپنا الاؤنس دے رہا ہے اور میں بیشمار رقم کماتا ہوں میں کیوں نہیں ایسی بڑی قربانی کر سکتا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ جو رقم ملی بہت بڑی تھی وہ میں نے جماعت کو چندے میں دے دی۔ اگلے سال اپنے وعدے کو اَور بڑھا کر پیش کیا بلکہ دوگنا کر دیا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا دیا۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ مجھے بڑے اچھے کانٹریکٹ ملنے لگ گئے اور ہزاروں یورو جو تھا چالیس پچاس ہزار یورو تک مجھے چندہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس کا یہ اثر بھی ساتھ ہوا کہ کیونکہ نیکی کی جاگ لگ گئی تھی، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا تو انہوں نے اپنے ذاتی اخراجات بہت کم کر دیے اور خود سادہ کپڑوں میں گزارا کرنے لگے اور بالکل سادہ زندگی گزارنے لگے اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

سیکرٹری مال کہتے ہیں کہ ہم حیران ہوتے تھے کہ ان کی ظاہری حالت ایسی نہیں لیکن قربانیاں بیشمار کر رہے ہیں۔ اس پر مجھے ایک پرانا واقعہ بھی یاد آ گیا۔ کراچی میں ہمارے ایک بزرگ دوست شیخ مجید صاحب تھے۔ وہ بہت بڑی مالی قربانیاں کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کے اخراجات کے لیے رقم رکھ کر باقی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زمانے میں انہوں نے قرآن کریم کی اشاعت کے لیے اور باقی تحریکات کے لیے بہت بڑھ چڑھ کر قربانی کی تھی اور وہ یہی کہا کرتے تھے کہ میں تو جو کاروبار کرتا ہوں وہ تو کرتا ہی جماعت کے لیے ہوں۔ پس ایسے لوگ بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہوئے ہیں اور پیدا کرتا چلا جا رہا ہے جو کماتے بھی اس لیے ہیں کہ جماعتی ضروریات کو پورا کیا جائے نہ یہ کہ پیسے اکٹھے کیے جائیں۔

قادیان کے وکیل المال لکھتے ہیں کہ کیرالہ کے ایک صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے بڑے بُرے حالات تھے۔ کوئی کام نہیں مل رہا تھا۔ آخر میں نے سوچا کہ اَور تو کچھ نہیں، کپڑے کا کام شروع کرتا ہوں اور فٹ پاتھ پر ہی ایک میز لگا کر کام شروع کر دیا اور چندے کی ادائیگی باقاعدہ شروع کر دی۔ باقاعدہ حساب کر کے چندہ دیتے تھے۔ جو بھی آمد ہوتی تھی اس میں اللہ کے فضل سے بڑی برکت پڑی اور کہتے ہیں اب میں بڑی بڑی رقمیں چندے میں دیتا ہوں۔ کاروبار بھی دو تین سال میں وسیع ہو گیا۔ جہاں دوسرے لوگوں کے کاروبار متاثر ہو جاتے ہیں حالات کی وجہ سے لیکن ان کے کام میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا رہا اور متاثر نہیں ہوئے۔

یہ ہیں چندہ دینے کی برکات۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی بھی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے اور ہم کام کرتے ہیں ہماری برکت اتنی نہیں پڑتی۔ اگر نیک نیت ہو تو اللہ تعالیٰ فائدہ پہنچاتا چلا جاتا ہے۔ پس احمدی کو یہی فائدہ ہے کہ قربانی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور ساتھ پھر جو دعائیں ہیں وہ قبول کرتا ہے اور اس کی برکات پھر ظاہر ہوتی ہیں۔

تو ان کی بھی یہ قربانی ہے۔ یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر جو میں نے قربانی کی، چندہ باقاعدگی سے دیتا تھا اس کا نتیجہ ہے کہ میرے کاروبار میں برکت پڑی۔ دوسرے لوگوں کے معاشی حالات بگڑ رہے تھے حالات کی وجہ سے لیکن کہتے ہیں مجھے تو فائدہ ہی ہوتا چلا گیا۔ اب ان کی اپنی بڑی بڑی دکانیں ہیں۔ کہاں فٹ پاتھ پر ایک ٹھیلہ لگایا ہوتا تھا، میز رکھی ہوتی تھی، اَب دکانیں ہیں بڑی بڑی اور شوروم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ لاکھوں میں چندہ ادا کرتے ہیں۔ اسی سال انہوں نے تحریک جدید میں بھی دس لاکھ روپیہ ادا کیا۔

بنگلہ دیش سے ایک خاتون لکھتی ہیں واقفِ نو ہوں۔ چندے ادا کرتی ہوں، خطبے سنتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر ایمان پیدا کیا ہوا ہے اور مجھے جو وظیفہ ملتا ہے اس میں سے چندہ دیتی ہوں اور اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈالتا ہے کہ میرے تصور سے باہر ہے۔

اسی طرح سیریا کے ایک صاحب ہیں علی صاحب، کہتے ہیں مَیں نَومبائع ہوں۔ تحریکِ جدید کا پہلا وعدہ کیا۔ اپنے حالات کے لحاظ سے بڑا وعدہ لکھوا دیا۔ پھر دل میں کہا کہ رمضان سے پہلے میں یہ رقم جمع کروں گا۔ نوکری کرتا تھا، کوئی کانٹریکٹ وغیرہ نہیں تھا۔ سادہ سا کام تھا کارٹون وغیرہ کی ڈبنگ کر کے کام کیا کرتے تھے۔ تو کہتے ہیں مجھے پریشانی ہوئی کہ کس طرح میں یہ وعدہ پورا کروں گا تو بہرحال اسی سوچ میں ایک دن یہ مینیجر کے پاس گئے، اسے سلام کیا۔ مینیجر کہتے ہیں فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا اس نے ہاتھ ہلا کر مجھے جواب دیا کہ بعد میں بات کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں جا کے کینٹین میں بیٹھ گیا تو وہاں اس کمپنی کا جو فنانس افسر تھا میرے پاس آیا اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا اور اس نے کہا کہ مینیجر نے کہا ہے کہ تمہیں اتنی رقم دے دوں۔ تنخواہ کا گوشوارہ ابھی تیار نہیں ہوا لیکن مینیجر نے خود ہی میرے کام کا اندازہ کر کے مجھے اتنی رقم دے دی اور وہ اتنی رقم تھی جس سے میں تحریکِ جدید کا چندہ ادا کر سکوں۔ اور اس نے یہ بھی مجھے کہا کہ کسی اَور کو نہیں بتانا یہ رقم صرف تمہیں مل رہی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مدد کرتا ہے۔

کیلگری میں ایک طالبہ ہے اس نے اپنے ایمان میں مضبوطی کا ذکر اس طرح بیان کیا۔ کہتی ہے مجھے ہر کوئی کہتا تھا کہ پڑھائی کے دوران جاب ملنی مشکل ہے۔ میں نے بہت دعا کی اور تحریکِ جدید کے صف اول کے جو چندہ دینے والے تھے ان میں شامل ہونے کے لیے لکھ دیا جو ایک ہزار یا اس سے زائد ڈالر کا وعدہ ہے۔ کہتی ہیں کہ چندہ دینے کی برکت سے مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ تین دن میں جاب مل گئی اور میرا ایک سمسٹر بھی ضائع نہیں ہوا اور مجھے پیسے بھی مل گئے

اورلوگ اس بات پر حیران تھے۔

بعض غریب ملک ہیں افریقہ کے۔ گنی کناکری ہے، وہاں کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ وہاں ایک جگہ کے صدر جماعت عبداللہ کمارا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد باقاعدگی سے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا اور اس سال کہتے ہیں کُل جو ہمارا وعدہ تھا اس میں چالیس ہزار فرانک کی کمی تھی۔ تو جب مقامی معلم وصولی کے بعد واپس جانے لگے تو اس نوٹ کے ساتھ جانے لگے کہ اتنی کمی ہے تو کہتے ہیں مجھے بڑی شرمندگی ہوئی۔ میں اپنے گھر آیا تو میں نے جو اپنے اخراجات کے لیے رقم رکھی ہوئی تھی وہ ادا کر دی۔ کہتے ہیں کہ اگلے دن ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح return کیا کہ ایک شخص کا مجھے فون آیا۔ اس نے بتایا کہ فلاں وقت میں نے تم سے کام کروایا تھا اور میں اجرت دیے بغیر چلا گیا تھا اور میں بڑی معذرت چاہتا ہوں اس کے لیے۔ اب مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو؟ کیا لینا ہے؟ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ اس وقت تم نے جو اجرت نہیں دی تھی اتنے سالوں کے بعد تو پھر اب یہ ہے کہ میں نے ایک موٹر سائیکل خریدنی ہے اور گھر کی تعمیر کروا رہا ہوں اس کو مکمل کروانا ہے اس کے لیے مجھے رقم چاہیے۔ اس نے مجھے فوری طور پر ادا کر دیے کہ یہ تمہاری اجرت ہے حالانکہ کہتے ہیں مجھے پتہ ہے یہ میری اجرت سے بہت بڑھ کر تھا۔ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح کئی گنا بڑھ کر مجھے اپنے فضل سے نوازا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ چندے کی برکت ہے۔

سینٹرل افریقن ریپبلک کے مبلغ انچارج کہتے ہیں: عیسیٰ صاحب نے مجھے بتایا کہ میری زندگی میں بہت سے مسائل تھے۔ گھر کے حالات بھی خراب تھے۔ سوچ رہا تھا کہ جماعت سے قرض کی درخواست کروں۔ ایک دن چندہ تحریکِ جدید اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے حوالے سے تقریر سنی کہ جو اللہ کی خاطر ایک دھیلا دیتا ہے اللہ تعالیٰ دس گنا بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے کہا مَیں بھی یہ تجربہ کر لیتا ہوں۔ اسی روز سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ ترکی کے ایک تاجر نے جو ڈائمنڈ کا کاروبار کرتا تھا مجھے اپنی کمپنی میں لے لیا اور میرے حالات دن بدن بہتر ہونا شروع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں نے اپنا گھر بھی تعمیر کر لیا ہے، سواری بھی، نیا موٹر سائیکل خرید لیا ہے۔ پہلے میرے پاس موٹر سائیکل ٹھیک کرانے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔

اب پھر یہی نہیں کہ غریب ملکوں کی بات ہے۔ جو ایمان کے مضبوط لوگ ہیں ان کی بات ہے بلکہ جو ایمان کے مضبوط لوگ ہیں وہ ہر جگہ یہ نظارے دیکھتے ہیں۔ جو نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ نظارے دکھا کر چاہے وہ امیر ملکوں میں رہنے والے ہیں یا غریب ملکوں میں رہنے والے ہیں ان کے دین کو تقویت دینے کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ ان کے ایمان کو مضبوط فرماتا ہے۔

امریکہ کے ایک سیکرٹری تحریک جدید ہیں انہوں نے لکھا کہ ڈیلس جماعت کے خادم کالج میں ہیں۔ والدین سے لنچ کے لیے پیسے ملتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس نوجوان نے سوچا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ ہر روز باہر سے کھانا کھا سکتا ہوں یہ رقم کسی اَور کام کے لیے استعمال ہونی چاہیے۔ تو سوچنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ تحریکِ جدید میں شامل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے وہ رقم تحریک جدید میں دے دی اور خود معمولی سے سیریل وغیرہ لے کر اپنا پیٹ بھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ میرے امتحانات کے نتائج بہت اچھے آئے اور مجھے زندگی میں بھی سکون آ گیا اور میں نے جس دن سے کم خوراک کھانا شروع کی مجھے ویسے بھی اپنی طبیعت میں ایک سکون محسوس ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو بڑھانا ہوتا ہے جس کے ایمان کو بڑھائے اور میں سمجھتا ہوں میری زندگی کا یہ سب سے بہترین فیصلہ تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کی طرف توجہ پیدا کی۔

پھر بیلجیم ہے۔ کسی نے اپنی قربانی کے بارے میں لکھا۔ ایک خاتون ہیں جنہوں نے لکھا ہے کہ میں ملازمت کی تلاش میں تھی۔ کئی جگہ میں نے درخواستیں دیں۔ ہر جگہ درخواستیں رد ہو جاتی تھیں، تجربہ نہیں تھا۔ یہ کہا جاتا تھا کہ تمہیں تجربہ نہیں ہے۔ کہتی ہیں مالی سال تحریکِ جدید کا ختم ہو رہا تھا۔ ذہن میں آیا کہ اگرچہ میں اپنا وعدہ تو ادا کر چکی ہوں لیکن اللہ کی خاطر اَور قربانی کروں تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فضل کر دے اور میری جو مشکلات ہیں ان سے مجھے نکال دے۔ کہتی ہیں اس کے بعد میں نے چندے میں اضافہ کر دیا اور کچھ زائد رقم دے دی۔ ابھی چند دن گزر رہے تھے کہ دو جگہوں سے جاب کی آفر آ گئی اور وہیں انہیں جاب مل گئی جہاں ان کی دلی تمنا تھی اور گھر سے بھی چند منٹ کے فاصلے پر یہ جگہ تھی۔ تو کہتی ہیں کہ میرے لیے تو یہ قدرت کا ایک نشان تھا۔ اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے دکھاتا رہتا ہے اور اس کے بعد پھر جب دوسروں کو بھی پتہ لگتا ہے تو اس کو دیکھ کر ان میں بھی قربانی کی روح پیدا ہوتی ہے۔

بعض لوگ جماعت میں ایسے بھی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ارشاد ہے کہ سِرًّا قربانی کرنے والے ہیں۔ ایسے ہیں جو چھپ کے قربانی کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا کسی کو پتہ نہ لگے بلکہ بعض اس طرح کے ہیں کہ ایک جگہ سے ایک سیکرٹری مال نے لکھا اور وہاں کے مربی صاحب نے بھی لکھا کہ میں نے مشن ہاؤس کے سامنے جماعت کا لیٹر باکس کھولا تو اس میں ایک لفافہ پڑا ہوا تھا۔ اس میں ایک ہزار یورو تھا اور لکھا تھا تحریکِ جدید کا چندہ ہے اور نام پتہ کچھ نہیں تھا۔

پھر سیکرٹری مال صاحب نے یہ بھی لکھا کہ ایک شخص نے ہزاروں کی قربانی کی اور اس نے لکھا کہ میرا نام ظاہر نہ کریں۔ آپ کو پتہ ہے کہ میں نے دے دیا ہے۔ بس یہ ٹھیک ہے لیکن کہیں بھی اعلان نہیں کرنا کہ مَیں نے یہ قربانی کی ہے۔ تو اس قسم کے لوگ بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں جو قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اس میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پچاس پچاس ہزار یورو جرمنی میں بعض لوگوں نے قربانیاں کیں اور کبھی اظہار نہیں کیا اور یہی کوشش ہوتی ہے کہ نام ظاہر نہ ہو۔ افریقہ میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ یورپ میں بھی ہیں، امریکہ میں بھی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس مادی دنیا میں جیسا کہ میں نے کہا جبکہ ہر طرف لوگ اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے قربانی کرنے والے عطا فرمائے ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جب تحریک جدید شروع فرمائی تھی تو فرمایا تھا کہ سادہ زندگی اختیار کرو جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ بہت ساری مثالیں ایسی ہیں جو آج بھی اس زمانے میں بھی جبکہ دنیا ہاؤ ہو اور چکا چوند اور دکھاوا کی طرف مائل ہے اور خواہش ہوتی ہے کہ ہمارا اظہار ہو، ہمارا پتہ لگے لوگوں کو۔ لوگ سادہ زندگی گزار کے خاموشی سے قربانیاں دے رہے ہیں جن کی بعض مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ بے شمار مثالیں اس طرح کی ہمارے سامنے آتی ہیں۔

آج کے دن جیسا کہ ہمیں پتہ ہے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ آج میں اعلان کروں گا اور پہلے ہفتہ میں ہوتا ہے کیونکہ پہلا جمعہ یکم کو تھا اس لیے آج دوسرے جمعہ کر رہا ہوں۔ اس لیے میں نے قربانی کرنے والوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ آج بحیثیت جماعت دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں۔ عملی طور پر دن اور رات قربانی کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا چوبیس گھنٹے یہ قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔

جماعت احمدیہ دنیا کے ہر خطہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ آج دو سو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے اور ہر جگہ ہمیں قربانی کرنے والوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ اس وقت جب مَیں خطبہ دے رہا ہوں تو کہیں رات ہے، کہیں دن ہے لیکن ہر کوئی اس خطبہ کو سن رہا ہے اور جماعت احمدیہ ایک امتِ واحدہ کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ پس یہ چیز ہے جو جماعت احمدیہ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ یہی چیز ہے، یہی قربانی ہے، یہی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی خواہش ہے جو جماعت کی ترقی کا باعث ہے اور جب تک یہ صورت جماعت کے افراد میں رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازتا بھی چلا جائے گا۔

اکثر مثالیں جو میں نے پیش کی ہیں یا بعض نومبائعین کی ہیں یا نوجوانوں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ روح آج بھی لوگوں میں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے یہ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے، اس کی تکمیل کا زمانہ ہے، دنیا میں اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کا زمانہ ہے، اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح محمدی کے آنے کے بارے میں ہمیں اطلاع دی تھی۔ پس ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو جو ہدایت آپ لائے تھے جس کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے کی، اس کی اشاعت کی تکمیل کے لیے اللہ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو بنایا ہے۔

پس اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری ضروریات خود پوری فرماتا رہے گا۔ بغیر کسی خوف اور غم کے ہم اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر خوف سے نکالے گا۔ ہمیں ہر غم سے نکالے گا۔ ہماری مشکلات کو دور کرے گا۔ ہماری ضروریات کو پورا کرے گا اور یہی چیز ہے جس کے حصول کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم نے راضی کرنا ہے جیسا کہ مثالیں دی ہیں کہ جو احمدی اس بات کو سمجھتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے فضلوں کی بارش برسائی ہے۔

تبلیغِ اسلام کے جو کام ہو رہے ہیں اس کی برکات سے یہ سب قربانیاں کرنے والے فیض اٹھا رہے ہیں۔

جہاں بھی بیعتیں ہوتی ہیں یا جماعتی لٹریچر پر خرچ ہوتا ہے، جماعتی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے، جامعات پہ خرچ ہوتا ہے یہ سب اخراجات ان چندہ دینے والوں کو بھی اس ثواب میں شامل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فیض پہنچاتا ہے۔

اب میں تحریکِ جدید کے بعض کوائف بھی پیش کرتا ہوں جیسا کہ ہر سال پیش کیے جاتے ہیں جس سے صورتحال واضح ہوتی ہے۔ اور پھر آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کروں گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا نوّے والا سال اختتام کو پہنچا ہے اور اکانوے سال میں ہم شامل ہوئے ہیں۔ تحریکِ جدید کے جو سال ہیں ان میں یہ بھی وضاحت ہونی چاہیے کہ دفتر اوّل کا سال اکانوے واں سال ہے، دفتر دوم کا سال اکاسیواں سال ہے، دفتر سوم کا سال ساٹھواں سال ہے، دفتر چہارم کا سال چالیسواں ہے، دفتر پنجم کا سال اکیسواں ہے۔ ہر انیس سال کے بعد نئے دفتر کا اجرا ہوتا تھا اور دفتر ششم کا دو سال پہلے اجرا ہوا تھا۔ اب جو بھی نئے مخلصین شامل ہوں گے چندہ تحریک جدید میں وہ دفتر ششم میں شمار ہوں گے جو پچھلے سال بھی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو 98.17 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق تحریک جدید میں ملی۔ یہ گذشتہ سال سے 7 لاکھ 89 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

جماعت جرمنی نے اس سال پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ امیر صاحب جرمنی کو فکر رہتی تھی بلکہ ہے کہ تحریک جدید میں اضافہ کی وجہ سے دوسرے چندوں میں کمی ہو جائے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ پہ توکّل کرنا چاہیے۔ تحریکِ جدید کی قربانی کی وجہ سے باقی چندوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ جماعت جرمنی کے اخلاص و وفا میں ترقی دیتا چلا جائے۔ کرنسیوں میں اتار چڑھاؤ کے باوجود مجموعی لحاظ سے قربانیوں میں جماعتوں نے آگے بڑھنے کے نظارے ہی دکھائے ہیں۔ کینیڈا اور امریکہ بھی فاستبقوا الخیرات کے مطابق ایک مقابلہ کرتے ہیں۔ گذشتہ سال کینیڈا نے نمایاں وصولی کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس دفعہ امریکہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ دوسری پوزیشن برطانیہ کی ہے۔ گو دونوں کا معمولی فرق ہے۔ ذرا سا زور لگائیں کینیڈا والے تو دوبارہ اوپر آ سکتے ہیں بہر حال مجموعی طور پر صورتحال اس طرح ہے کہ جرمنی نمبر ایک پہ ہے۔ برطانیہ نمبر دو پہ ہے۔ امریکہ نمبر تین پہ۔ کینیڈا نمبر چار پہ۔ پھر مڈل ایسٹ کی جماعت نمبر پانچ پہ ہے۔ نمبر چھ پہ بھارت۔ سات پہ آسٹریلیا۔ آٹھ پہ انڈونیشیا۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر گھانا ہے دسویں نمبر پہ۔

کرنسیوں میں بھی جو فی کس آمدنی کے حساب سے، فی کس چندے کے حساب سے لوگوں نے قربانی کی ہے اس میں بھی اللہ کے فضل سے بہت اضافہ ہے اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے تو امریکہ نمبر ایک پہ ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ نمبر دو اور پھر برطانیہ نمبر تین۔ کینیڈا نمبر چار۔ آسٹریلیا نمبر پانچ۔ بعض دوسری جماعتیں ہیں جو کارکردگی کے لحاظ سے قابل ذکر ہیں جن میں بنگلہ دیش۔ نائیجیر۔ ہالینڈ۔ آسٹریا۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ آئرلینڈ اور مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں۔

بنگلہ دیش باوجود وہاں کے جو آجکل حالات ہیں ملکی بھی ہیں اور جماعتی بھی سیاسی بھی بہت نامساعد حالات ہیں بلکہ بعض احمدیوں کو بلاوجہ اب پھر مقدموں میں گرفتار کیا جا رہا ہے کہ گذشتہ گورنمنٹ کی وہ حمایت کر رہے تھے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔ مخالفین نے احمدیوں کے گھروں کو بھی جلایا، بعض لوگوں کے گھر اس سال میں دو دفعہ جلائے گئے۔ ان کے ساتھ مار دھاڑ بھی کی گئی لیکن ان لوگوں کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بہتر کرے اور ان کے ایمان و اخلاص کو بھی بڑھاتا چلا جائے۔ بنگلہ دیش کے لیے بھی دعا کرتے رہیں۔

افریقن ممالک میں وصولی کے لحاظ سے نمبر ایک پہ گھانا ہے۔ پھر ماریشس۔ پھر برکینا فاسو۔ پھر نائیجیریا۔ تنزانیہ۔ بینن۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ سیرالیون۔ یوگنڈا۔ یہ دس جماعتیں ہیں۔ شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد سولہ لاکھ اکاسی ہزار ہے اور بہت ساری رپورٹیں ابھی نہیں آئیں۔ برکینا فاسو کے بعض علاقوں کی رپورٹس نہیں آئیں۔ وہاں کے حالات خراب ہیں۔ رابطہ نہیں ہو سکا لیکن اس کے باوجود مجموعی طور پر قربانی کرنے والوں کی تعداد میں گذشتہ سال سے پچاس ہزار کا

اضافہ ہوا ہے اور اضافہ کرنے میں جو قابل ذکر ہیں وہ ہیں نائیجیریا۔ کانگو برازاویل۔ نائیجر۔ گیمبیا۔ کانگو کنشاسا۔ کیمرون۔ گنی کناکری۔ گنی بساؤ۔ یوگنڈا اور سیرالیون۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں روڈگاؤ (Rodgau)۔ روئڈر مارک (Rodermark)۔ اوسنابروک (Osnabruck)۔ پنے برگ (Pinneberg)۔ نیڈا (Nidda)۔ کولون (Koln)۔ مہدی آباد۔ فلورس ہائم (Florsheim)۔ نوئس (Neuss)۔ وائن گارٹن (Weingarten)۔

امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ۔ پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ پھر ڈِٹسن باخ (Dietzenbach)۔ گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ مورفیلڈن وال ڈورف (Morfelden Walldorf)۔ ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ رُسلزہائم۔ ڈارمشٹڈ (Darmstadt)۔ من ہائم (Mannheim)۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز جو ہیں ان میں اسلام آباد نمبر ایک پہ۔ پھر بیت الفتوح۔ پھر مسجد فضل۔ پھر مڈلینڈز۔ بیت الاحسان اور دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر ایک۔ فارنہم (Farnham) نمبر دو۔ اسلام آباد نمبر تین۔ ساؤتھ چیم (South Cheam)۔ والسال (Walsall)۔ ایش (Ash)۔ جلنگھم (Gillingham)۔ بریڈفورڈ نارتھ۔ یول (Ewell)۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں میری لینڈ (Maryland) نمبر ایک۔ پھر نارتھ ورجینیا۔ پھر لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ سیئٹل (Seattle)۔ شکاگو (Chicago)۔ ڈیٹرائٹ (Detroit)۔ ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ ڈیلس۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ پھر نارتھ جرسی۔ پھر ہیوسٹن۔ سینٹرل جرسی۔

کینیڈا کی وصولی کے لحاظ سے لوکل امارات ہیں نمبر ایک پہ وان (Vaughan) پھر کیلگری (Calgary)۔ پیس ولیج (Peace Village)۔ بریمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ وینکوور (Vancouver)۔ ٹورانٹو ویسٹ۔ بریمپٹن ایسٹ۔ ٹورانٹو (Toronto)۔

قابل ذکر جماعتیں جو ہیں۔ پہلے امارات تھیں اب یہ جماعتیں ہیں۔ جماعتوں میں ہملٹن ماؤنٹین نمبر ایک۔ پھر ایڈمنٹن ویسٹ۔ پھر حدیقہ احمد۔ پھر ہملٹن۔ بریڈفورڈ ایسٹ۔ آٹوا ویسٹ۔ آٹوا ایسٹ۔ مونٹریال ویسٹ۔ رجائنا۔ مونٹریال ایسٹ۔ مارکھم (Markham)۔ لائیڈمنسٹر۔ سڈبری۔

پاکستان میں عمومی وصولی کے لحاظ سے نمبر ایک پہ لاہور۔ پھر ربوہ۔ پھر کراچی۔ باوجود انتہائی نامساعد حالات کے یہاں ہم دیکھتے ہیں ترقی ہے۔ جماعتیں جس طرح قربانی کر رہی ہیں باوجود یہ کہ مخالفت اپنے عروج پر ہے۔ لوگوں کے کاروبار بھی متاثر ہیں۔ ملازمتیں بھی متاثر ہیں۔ لیکن ایمان کی مضبوطی ہے کہ قربانی میں بڑھتے چلے جارہے ہیں اور بہت سارے لوگ جو ہیں جو اچھے کمانے والے تھے وہ نقل مکانی کر کے باہر بھی چلے گئے ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے کافی قربانیاں کی ہیں۔ بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو وہاں بھی مخالفین کے شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

پاکستان کی شہری جماعتوں میں ضلعی سطح پر جو قربانی کرنے والے اضلاع ہیں وہ فیصل آباد۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ عمرکوٹ۔ حیدرآباد۔ سیالکوٹ۔ حافظ آباد۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ خوشاب۔

اور وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی پاکستان کی شہری جماعتیں دارالذکر لاہور۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بیت الفضل فیصل آباد۔ عزیز آباد کراچی۔ مغل پورہ لاہور۔ گوجرانوالہ شہر۔ کوئٹہ۔ لودھراں۔ رحیم یارخان۔ کریم نگر فیصل آباد۔

چھوٹی جماعتیں جو ہیں ان میں کھوکھر غربی۔ گوٹھ شریف آباد۔ چونڈہ۔ سانگھڑ۔ کھاریاں۔ بدین۔ پنڈی بھاگو۔ دارالفضل کنری۔ خیرپور اور چکوال۔

انڈیا کے دس بڑے صوبہ جات جو ہیں ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر تلنگانہ۔ اُڈیشہ۔ کرناٹک۔ جموں و کشمیر۔ پنجاب۔ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ دہلی۔ اور دس جماعتیں جو ہیں ان میں حیدرآباد نمبر ایک۔ پھر نمبر دو پہ قادیان۔ پھر کالی کٹ۔ کوئمبٹور۔ مینجری۔ میلاپالم۔ بنگلور۔ کلکتہ۔ کیرنگ۔ کیرولائی

آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں میلبرن لانگ وارِن (Melbourne Lang warrin)۔ مارسڈن۔ میلبرن بیروِک (Melbourne Berwick)۔ پرتھ (Perth)۔ پین رتھ (Penrith)۔ ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide West)۔ میلبرن کلائیڈ۔ میلبرن ایسٹ اور کیمبل (Campbell) ٹاؤن۔ کینبرا۔

اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے‘‘ یعنی صرف میں نے چندوں کی ابتدا نہیں کی ’’بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کیے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسبِ مقدور کچھ دینا چاہیے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے۔‘‘

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نبھانا چاہیے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 42۔ ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا۔ ’’ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور ایک خلوص کا کام ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 42-43۔ ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک جگہ آپؑ نے خوشخبری دیتے ہوئے جماعت کو فرمایا کہ ’’تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس بات کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کو لوگوں نے سمجھا اور قربانیاں دیتے چلے جارہے ہیں اور اس کا فضل حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق قربانیوں میں بڑھنے والے ہوں۔ مالی قربانیوں میں بھی اور اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرتے چلے جانے والے بھی ہوں۔ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے بڑھانے والے بھی ہوں اور صرف مالی قربانیوں میں نہیں بلکہ ہر حالت میں ہم اپنا وہ عملی نمونہ پیش کریں جو ایک حقیقی مسلمان کا نمونہ ہے اور جب یہ ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم جماعت کی ترقیات کو بھی دیکھیں گے اور پہلے سے بڑھ کر ہم کامیابیاں دیکھتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے چلے جائیں گے اور دشمن کو ناکام و نامراد ہوتا دیکھتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن بھی جلد لائے کہ ہم یہ دن دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو جزا دے جنہوں نے مالی قربانیاں کی ہیں۔ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور آئندہ ہمیشہ وہ بہتر سے بہتر رنگ میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اپنی اولادوں سے، اپنی نسلوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک پانے والے ہوں اور خود بھی اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

نماز کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا ایک جنازہ حاضر مکرمہ امینہ چقماق ساہی صاحبہ کا ہے۔ مبارک ساہی صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ ترکی نژاد تھیں۔ گذشتہ دنوں پچھتر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ استنبول ترکی سے ان کا تعلق تھا۔ جلال شمس صاحب کے ذریعہ سے جب وہ وہاں تعلیم حاصل کر رہے تھے انہوں نے احمدیت قبول کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ان کو کامل یقین تھا اور اس وجہ سے انہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ بڑی نیک خاتون تھیں۔ انہوں نے خود اپنے حالات میں لکھا ہے کہ میں استنبول میں پہلی احمدی خاتون تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت کا سلسلہ انہوں نے شروع کیا اور ایمان و وفا میں بڑھتی چلی گئیں۔ ایم ٹی اے کی نشریات شروع ہوئیں تو انہوں نے موقع پا کر اپنی والدہ محترمہ کو اپنی قبولِ احمدیت کا بتایا اور انہیں دعوت دی تو انہوں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ پھر اپنی بہن محترمہ سماء صاحبہ اہلیہ محمت اوندر صاحب کو بھی دعوت دی، انہوں نے بھی بیعت کر لی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اس خاندان میں احمدیت پھیل گئی۔ مرحومہ نے 1990ء میں وصیت کی اور اس طرح نظامِ وصیت میں شامل ہونے والی پہلی ٹرکش خاتون کہلائیں۔ بعدازاں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو صدر لجنہ ترکی مقرر فرمایا تو آپ کو ترکی کی پہلی صدر لجنہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ایم ٹی اے دیکھتے وقت آپ کی خواہش ہوتی تھی کہ اس کا ترجمہ خود کریں اور پھر انہوں نے اس بات کا اظہار کیا اور 1995ء میں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یوکے بلایا اور یہ کام ان کے سپرد ہو گیا۔ پھر انہوں نے ٹرکش زبان میں ترجمہ شروع کر دیا۔ 1996ء میں انہوں نے زندگی وقف کر دی۔ اس طرح آپ اسلام اور احمدیت کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے والی پہلی ٹرکش خاتون بھی بنیں۔ ان کی ایک تحریر ملی ہے جس میں وہ لکھتی ہیں کہ میں نے عہد کیا کہ اپنی آخری سانس تک اسلام احمدیت کے لیے کام کروں گی جسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن رنگ میں احسن طور پر نبھایا اور وفات کے دن تک یہ جماعت کی خدمت ہی کر رہی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک حفاظتِ خاص کے ممبر مبارک ساہی صاحب کی پہلی اہلیہ کے فوت ہونے کے بعد امینہ صاحبہ سے مبارک صاحب کی شادی کر دی اور اس بندھن کو بھی انہوں نے بڑے احسن رنگ میں نبھایا۔ ان کے بچوں کا بھی خیال رکھا۔ ٹرکش زبان میں انہوں نے ترجمہ قرآن بھی کیا اور اس کے علاوہ دیگر کتب اور خلفاء کے خطبات کا ترجمہ بھی کرتی رہیں۔ ان کے بہنوئی ہیں محمت اوندر صاحب۔ وہ ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انتہائی سخی دل خاتون تھیں۔ آپ کا علم، خوش مزاجی اور روحانیت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسلام احمدیت کی خدمت میں بہت آگے تھیں۔ جیب میں جتنے پیسے بھی ہوتے وہ جماعت کی راہ میں خرچ کر دیتیں۔ استنبول میں اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہوئے اپنے گھر کو جماعتی پروگرام کے لیے استعمال کیا۔ والدہ کی وفات کے بعد یہ گھر بطور مسجد استعمال ہونے لگا اور انہوں نے جماعت کو عطیہ کر دیا۔ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتیں۔ نماز فجر تک قرآن کریم کی تلاوت کرتیں۔ صحت کی خرابی کے باوجود آخر دم تک اپنے وقف کو نبھایا اور ہمیشہ کہتی تھیں کہ ہم نے امام مہدی کو بہت دیر بعد پہچانا ہے اور مانا ہے اس لیے ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے، ہمیں بہت زیادہ محنت کرنی ہوگی۔ خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھا تھا اور کہتی تھیں کہ اپنے ذاتی مسائل خلیفہ وقت کو پیش کر کے پریشان کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خود ان کا حل نکالنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے۔ وہ محمود احمد ایاز صاحب ناروے کا ہے جو خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے اور پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹا ہیں۔ مختلف وقتوں میں ان کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ لمبے عرصہ تک ناروے کے سیکرٹری امورِ خارجہ کے طور پہ کام کیا۔ مختلف وقتوں میں قائم مقام امیر ناروے کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ کچھ عرصہ ان کو ربوہ میں وقف کرنے کی توفیق ملی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو ناروے کے حالات کے لحاظ سے ان کو واپس بھجوا دیا کہ وہاں جا کے کام کریں۔ جماعتی لٹریچر پر دسترس رکھتے تھے۔ کالج کے ابتدائی سالوں میں علاوہ دیگر کتب کے تفسیر کبیر کا دور مکمل کر لیا تھا یعنی جوانی میں پڑھ لیا تھا۔ دینی کتب اور جماعتی اخبار و رسائل کو باقاعدگی سے پڑھنے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور محبت ان کی روح میں رچی بسی تھی۔ بہت سادہ مزاج اور نرم دل اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ہمیشہ بروقت اور باشرح ادائیگی کو یقینی بناتے تھے۔ طالبعلمی میں ہی نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ نوافل کا التزام کرنے والے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے تھے۔ عاجزی اور انکساری والی ان کی طبیعت تھی۔ وقار اور متانت نمایاں وصف تھا۔ ظاہر اور باطن صاف اور پاک تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ یہ جنازہ بھی حاضر جنازے کے ساتھ ہوگا۔

☆......☆......☆

(الفضل انٹرنیشنل ۲۹ نومبر ۲۰۲۴ء، صفحہ ۲ تا ۸)

اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنا اور اس کی محبت میں سرشار ہو جانا ہر مومن کا اولین مقصد اور اس کے ایمان کی بنیاد اور روح کی غذا ہونی چاہئے
وہ حقیقی زندگی اور کامیابی جو انسان کو اپنی سفلی خواہشات سے مبرا ہونے کے بعد نصیب ہوتی ہے
وہ اپنے خالق و مالک کی رضا پانے اور اس کا قُرب حاصل کرنے کی ہر ممکنہ کوشش میں لگے رہنے میں مضمر ہے

انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ قرب الٰہی ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں بے شمار روحانی خزانے پوشیدہ ہیں
اس کے حصول کی راہیں متنوع اور لامحدود ہیں

قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ اس کے احکامات پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش کرنے سے دل میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب بنتا ہے

ہمیں اپنے تقویٰ اور اخلاقی معیاروں کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی
اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے اور روحانی بلندیوں کو حاصل کرنے کے جہاد کی طرف توجہ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے

نظام خلافت کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی اخلاقی اور معاشرتی برائی سے بچنے کی کوشش کریں اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کا مضبوط عہد باندھیں
دنیا کے عارضی مفادات کو اللہ کی رضا پر قربان کرنا سیکھیں
اگرچہ یہ راہ آسان نہیں لیکن اس پر استقامت اور ثبات سے چلنا ہر مومن کا فرض ہے

مجلس انصار اللہ ناروے کے سالانہ نیشنل اجتماع 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ ناروے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ نے اپنے سالانہ نیشنل اجتماع کے لئے پیغام کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کے سامنے تعلق باللہ کے حوالے سے بعض نہایت اہم اور بنیادی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنا اور اس کی محبت میں سرشار ہو جانا ہر مومن کا اولین مقصد اور اس کے ایمان کی بنیاد اور روح کی غذا ہونی چاہیئے۔ وہ حقیقی زندگی اور کامیابی جو انسان کو اپنی سفلی خواہشات سے مبرا ہونے کے بعد نصیب ہوتی ہے وہ اپنے خالق و مالک کی رضا پانے اور اس کا قُرب حاصل کرنے کی ہر ممکنہ کوشش میں لگے رہنے میں مضمر ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ قرب الٰہی ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں بے شمار روحانی خزانے پوشیدہ ہیں۔ اس کے حصول کی راہیں متنوع اور لامحدود ہیں۔ صفات الٰہیہ پر غور کرنا اور انہیں اپنانے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے قُرب کو اپنانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہنا اور عبادات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے علاوہ ان کا خاص اہتمام کرنا بھی انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ اس کے احکامات پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش کرنے سے دل میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیزگی اور تقویٰ اور ہر نیکی پر استقامت اختیار کرنے سے بھی انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ سب امور محبت الٰہی کے وہ ذرائع ہیں جو انصار اللہ کے ہر رکن کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ عمر کے اس حصے میں شامل ہیں جس میں انسان Mature ہونے کے ساتھ نیکی اور برائی کا صحیح ادراک رکھنے والا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی ذمہ داری دوسروں کی نسبت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ آپ نے نہ صرف اپنے آپ کو سنبھالنا ہے بلکہ نئی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کرنی ہے اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب آپ اپنی عملی اصلاح کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے سامنے نیک نمونے قائم کرنے والے ہوں گے۔ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف فتنہ و فساد، بے راہ روی اور گمراہی پھیلی ہوئی ہے۔ ایسے میں ہمیں اپنے تقویٰ اور اخلاقی معیاروں کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے اور روحانی بلندیوں کو حاصل کرنے کے جہاد کی طرف توجہ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں کسی دنیاوی امید یا اجر کا خیال نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے وجود کو بکلّی اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہیئے۔ یہی حقیقی اسلام اور مومن کا معیار ہے۔ پس اجتماع کے اس مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب مل کر قرب الٰہی کے اس مقدس سفر کی منزلیں طے کرنے کا پختہ عزم کریں۔ اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ دینی علم میں اضافہ کریں اور اپنے گھروں میں بھی اور باہر کے معاشرے میں بھی اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں قائم ہونے والے نظام خلافت کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی اخلاقی اور معاشرتی برائی سے بچنے کی کوشش کریں اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کا مضبوط عہد باندھیں۔ دنیا کے عارضی مفادات کو اللہ کی رضا پر قربان کرنا سیکھیں۔ اگرچہ یہ راہ آسان نہیں لیکن اس پر استقامت اور ثبات سے چلنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت کا ہر فرد قرب الٰہی کا حقیقی طالب ہو اور اس کے نور سے منور ہو کر دنیا میں امن و سلامتی کی فضاء قائم کرنے والا بنے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور تمام شاملین کو اس کے پروگراموں سے مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2024)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مدنی زندگی کے دوسرے دور کا آغاز
صلح حدیبیہ سے پہلے کا زمانہ

جیسا کہ اس کتاب کے حصہ دوم کے آخر میں بیان کیا جاچکا ہے 6 ہجری کی ابتداء سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدنی زندگی کے دوسرے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس نئے دور کی نمایاں خصوصیات تین تھیں:

اوّل: یہ کہ اب مدینہ کا شہر غیر مسلم عنصر سے عملاً پاک ہوچکا تھا اور گومنافقین کا گروہ اب تک مدینہ میں موجود تھا اور یہ لوگ اپنی قلبی عداوت اور مخفی چالبازیوں میں اس وقت غالباً آگے سے بھی زیادہ جوش وخروش میں تھے مگر بہر حال وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور جہاں تک ظاہری نظام کا تعلق ہے وہ اسلامی سوسائٹی کا حصہ تھے۔

دوم: گو قریش مکہ ابھی تک اسلام کے خلاف میدان عمل میں تھے مگر غزوۂ احزاب کی ناکامی سے انہیں ایسا دھکا لگ چکا تھا کہ اب وہ اسلام کی عداوت کا مرکزی نقطہ نہیں رہے تھے۔

سوم: میدانِ کارزار اب مدینہ سے ہٹ کر عرب کے مختلف اطراف میں پھیل گیا تھا۔ اس مؤخر الذکر تبدیلی کی وجہ سے مسلمانوں کی بیرونی مہمیں بھی لازماً زیادہ کثرت اور زیادہ تنوّع اختیار کرگئی تھیں اور ان کا حلقہ آگے سے بہت زیادہ وسیع ہوکر گوناگوں معرکوں کا منظر پیش کرنے لگا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ ہجرت کا چھٹا سال جس میں ہم اب داخل ہورہے ہیں مسلمانوں کے لئے غیر معمولی نقل وحرکت کا سال تھا جس میں انہیں کم وبیش اٹھارہ مرتبہ مدینہ سے نکلنا پڑا اور ان مہمّات میں سے ایک مہم (یعنی غزوہ حدیبیہ) تو خاص طور پر نہایت اہم اور نہایت وسیع الاثر تھی۔

دراصل گوعرب کے قبائل غزوۂ احزاب میں جو اواخر 6 ہجری میں ہوا اپنا انتہائی زور لگادینے کے بعد اس خیال سے تو عملاً مایوس ہوچکے تھے کہ مدینہ پر حملہ آور ہوکر مسلمانوں کو ان کے گھر میں ہی ملیا میٹ کیا جاسکتا ہے مگر ابھی تک عداوت اسلام کی آگ ان کے سینوں میں اسی طرح شعلہ زن تھی بلکہ غزوۂ احزاب کی ذلت بھری ناکامی نے ان کی دلی عداوت کو اور بھی بھڑکا دیا تھا۔ اس لئے اب اگر ایک طرف عرب کے وحشی اور خونخوار قبائل نے مدینہ پر باقاعدہ حملہ کرنے کا خیال ترک کردیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوگئی تھی کہ غزوۂ احزاب کے بعد یہ لوگ مدینہ پر حملہ آور نہیں ہوں گے تو دوسری طرف وہ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کے لئے نئے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر میدان میں نکل رہے تھے۔ چنانچہ اس زمانہ میں انہوں نے تین تدابیر اختیار کیں۔

اوّل انہوں نے یہ تجویز کی کہ مدینہ سے باہر جن جن قبائل میں اسلام کا اثر پہنچ رہا تھا یا جن میں اثر پہنچنے کا احتمال تھا وہاں اسلام کی اشاعت کو جبراً روک دیا جاوے تاکہ کوئی نیا شخص مسلمان ہوکر اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے مسلمانوں کی تقویت کا باعث نہ بنے۔

دوسرے یہ کہ مدینہ کے مضافات پر خفیہ خفیہ چھاپے مار کر مسلمانوں کے جان ومال کو نقصان پہنچایا جاوے۔

تیسرے یہ کہ کسی مخفی تدبیر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو نظام اسلام کا مرکزی نقطہ تھے قتل کروادیا جاوے۔

ہر چند کہ یہ تینوں تجاویز ایک حد تک پہلے سے کفار کے مدِّ نظر تھیں اور وہ عملاً ان کے لئے کوشاں بھی رہتے تھے مگر اب انہوں نے دوسری طرف سے خیال ہٹا کر گویا اپنا سارا زور انہی تجاویز کے کامیاب بنانے میں صرف کرنا شروع کردیا۔ چنانچہ وہ مہمّات جن کا ذکر اب شروع ہوتا ہے ان کا باعث زیادہ تر کفار عرب کی یہی تدابیر تھیں۔ ہم ان میں سے خاص خاص غزوات وسرایا کا ذکر کسی قدر تفصیلاً اور باقی کا مجملاً ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

سریہ قُرطا۔ محرم 6 ہجری مطابق مئی جون 627 ہجری

ابھی 6 ہجری شروع ہی ہوا تھا اور قمری سال کے پہلے مہینہ یعنی محرم کی ابتدائی تاریخیں تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اہل نجد کی طرف سے خطرہ کی اطلاعات پہنچیں۔ یہ اندیشہ قبیلہ قُرطَا کی طرف سے تھا جو قبیلہ بنوبکر کی ایک شاخ تھا اور نجد کے علاقہ میں بمقام ضَرِیّہ آباد تھا جو مدینہ سے سات یوم کی مسافت پر واقع تھا۔ یہ خبر پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً تیس سواروں کا ایک ہلکا سادستہ اپنے ایک صحابی محمد بن مسلمہ انصاری کی کمان میں نجد کی طرف روانہ فرمادیا مگر اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں کچھ ایسا رعب پیدا کردیا کہ وہ معمولی سے مقابلہ کے بعد ہی بھاگ نکلے اور گو اس زمانہ کے طریق جنگ کے مطابق مسلمانوں کے لئے یہ موقع تھا کہ وہ دشمن کی عورتوں اور بچوں کو قید کرلیتے کیونکہ دشمن انہیں چھوڑ کر بھاگ نکلا تھا مگر محمد بن مسلمہ نے عورتوں اور بچوں سے کوئی تعرض نہیں کیا اور عام سامان غنیمت لے کر جو اونٹوں اور بکریوں پر مشتمل تھا، مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔

ثُمامہ بن اُثال رئیس یمامہ کا اسلام لانا۔ محرم 6 ہجری

اس مہم کی واپسی پر ثُمامہ بن اُثال کے قید کئے جانے کا واقعہ پیش آیا۔ یہ شخص یمامہ کا رہنے والا تھا اور قبیلہ بنوحنیفہ کا ایک بہت بااثر رئیس تھا اور اسلام کی عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ ہمیشہ بے گناہ مسلمانوں کے قتل کے درپے رہتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ایلچی اس کے علاقہ میں گیا تو اس نے تمام قوانین جنگ کو بالائے طاق رکھ کر اس کے قتل کی سازش کی۔ بلکہ ایک دفعہ اس نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کا بھی ارادہ کیا تھا۔ جب محمد بن مسلمہ کی پارٹی ثمامہ کو قید کرکے لائی تو انہیں یہ علم نہیں تھا کہ یہ کون شخص ہے بلکہ انہوں نے اسے محض شبہ کی بنا پر قید کرلیا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ ثمامہ نے بھی کمال ہوشیاری کے ساتھ ان پر اپنی حقیقت ظاہر نہیں ہونے دی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میں اسلام کے خلاف خطرناک جرائم کا مرتکب ہوچکا ہوں اور اگر اسلام کے ان غیرت مند سپاہیوں کو یہ پتہ چل گیا کہ میں کون ہوں تو وہ شاید مجھ پر سختی کریں یا قتل ہی کردیں مگر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وہ بہتر سلوک کی توقع رکھتا تھا۔ چنانچہ مدینہ کی واپسی تک محمد بن مسلمہ کی پارٹی پر ثُمامہ کی شخصیت مخفی رہی۔

مدینہ پہنچ کر جب ثُمامہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں سے فرمایا، جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا جس پر آپؐ نے ان پر حقیقت حال ظاہر کی۔ اس کے بعد آپؐ نے حسب عادت ثمامہ کے ساتھ نیک سلوک کئے جانے کا حکم دیا اور پھر اندرون خانہ تشریف لے جاکر گھر میں ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کھانے کے لئے تیار ہو ثمامہ کے لئے باہر بھجوادو۔ اس کے ساتھ ہی آپؐ نے صحابہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ ثمامہ کو کسی دوسرے مکان میں رکھنے کی بجائے مسجد نبوی کے صحن میں ہی کسی ستون کے ساتھ باندھ کر قید رکھا جائے۔ جس سے آپؐ کی غرض یہ تھی کہ تا آپؐ کی مجالس اور مسلمانوں کی نمازیں ثمامہ کی آنکھوں کے سامنے منعقد ہوں اور اس کا دل ان روحانی نظاروں سے متاثر ہوکر اسلام کی طرف مائل ہوجائے۔

ان ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر روز صبح کے وقت ثمامہ کے قریب تشریف لے جاتے اور حال پوچھ کر دریافت فرماتے کہ ”ثمامہ! بتاؤ اب کیا ارادہ ہے؟“ ثمامہ جواب دیتا ”اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اگر آپ مجھے قتل کردیں تو آپ کو اس کا حق ہے کیونکہ میرے خلاف خون کا الزام ہے لیکن اگر آپ احسان کریں تو آپ مجھے شکر گزار پائیں گے اور اگر آپ فدیہ لینا چاہیں تو میں فدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔“ تین دن تک یہی سوال وجواب ہوتا رہا۔ آخر تیسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے از خود صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ ”ثمامہ کو کھول کر آزاد کردو۔“ صحابہؓ نے فوراً آزاد کردیا اور ثمامہ جلدی جلدی مسجد سے نکل کر باہر چلا گیا۔ غالباً صحابہ یہ سمجھے ہوں گے کہ اب وہ اپنے وطن کی طرف واپس لوٹ جائے گا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سمجھ چکے تھے کہ ثمامہ کا دل مفتوح ہوچکا ہے۔ چنانچہ وہ ایک قریب کے باغ میں گیا اور وہاں سے نہا دھوکر واپس آیا اور آتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔ اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ ”یارسول اللہ ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپؐ کی ذات سے اور آپؐ کے دین سے اور آپؐ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب مجھے آپؐ کی ذات اور آپؐ کا دین اور آپؐ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں۔“

اس دن شام کو جب حسب دستور ثُمامہ کے لئے کھانا آیا تو اس نے تھوڑا سا کھانا کھا کر چھوڑ دیا۔ جس پر صحابہ نے تعجب کیا کہ آج صبح تک تو ثُمامہ بہت زیادہ کھاتا رہا ہے اور گویا پیٹو تھا، لیکن اب اس نے بہت تھوڑا کھانا کھایا ہے۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ ”صبح تک ثمامہ کافروں کی طرح کھانا کھاتا تھا اور اب اس نے ایک مسلمان کی طرح کھایا ہے۔“ اور آپؐ نے اس کی تشریح یوں فرمائی کہ ”کافر سات آنتوں میں کھانا کھاتا ہے مگر مسلمان صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔“ اس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ جہاں ایک کافر تو دنیوی لذات میں انہماک ہوتا ہے اور گویا وہ اسی میں غرق رہتا ہے وہاں ایک سچا مسلمان اپنی جسمانی ضروریات کو صرف اس حد تک محدود رکھتا ہے جو زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے کیونکہ اسے حقیقی لذت صرف دین میں حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ سات کے عدد سے حسابی عدد مراد نہیں ہے بلکہ عربی محاورہ کی رو سے سات کا عدد کثرت اور تکمیل کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ گویا مراد یہ ہے کہ ایک کافر دنیوی لذات میں غرق رہتا ہے اور اس کی ساری توجہ دنیا میں صرف ہوتی ہے مگر ایک مومن اپنے آپ کو دنیوی لذات سے روک کر رکھتا ہے اور ضرورت حقہ کی حد سے آگے نہیں گزرتا کیونکہ اس کی حقیقی لذات کا میدان اور ہے۔ یہ تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فطری میلان اور آپؐ کے ذاتی خلق کا ایک نہایت سچا آئینہ ہے۔

مسلمان ہونے کے باعث ثُمامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا ”یارسول اللہ! جب آپؐ کے آدمیوں نے مجھے قید کیا تھا تو اس وقت مَیں خانہ کعبہ کے عمرہ کے لیے جارہا تھا اب مجھے کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور دُعا کی اور ثمامہ مکہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچ کر ثمامہ نے جوشِ ایمان میں قریش کے اندر برملا تبلیغ شروع کردی۔ قریش نے یہ نظارہ دیکھا تو اُن کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور انہوں نے ثمامہ کو پکڑ کر ارادہ کیا کہ اسے قتل کردیں۔ مگر پھر یہ سوچ کر کہ وہ یمامہ کے علاقے کا رئیس ہے اور یمامہ کے ساتھ مکہ کے گہرے تجارتی تعلقات ہیں وہ اس ارادہ سے باز آگئے اور ثمامہ کو برا بھلا کہہ کر چھوڑ دیا۔ مگر ثمامہ کی طبیعت میں سخت جوش تھا اور قریش کے وہ مظالم جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پر کرتے رہے تھے وہ سب ثمامہ کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ اس نے مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے قریش سے کہا۔ ”خدا کی قسم آئندہ یمامہ کے علاقہ سے تمہیں غلہ کا ایک دانہ نہیں آئے گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی اجازت نہ دیں گے۔

اپنے وطن میں پہنچ کر ثُمامہ نے واقعی مکہ کی طرف یمامہ کے قافلوں کی آمدورفت روک دی اور چونکہ مکہ کی خوراک کا بڑا حصہ یمامہ کی طرف سے آتا تھا اس لئے اس تجارت کے بند ہوجانے سے قریش مکہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوگئے اور ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ انہوں نے گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ ہمیشہ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ہم آپ کے بھائی بند ہیں۔ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائیں۔ اس وقت قریش مکہ اس قدر گھبرائے ہوئے تھے کہ انہوں نے صرف اس خط پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے رئیس ابوسفیان بن حرب کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بھجوایا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر زبانی بھی بہت آہ وپکار کی اور اپنی مصیبت کا اظہار کرکے رحم کا طالب ہوا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ثُمامہ بن اُثال کو ہدایت بھجوادی کہ قریش کے ان قافلوں کی جن میں اہل مکہ کی خوراک کا سامان ہو روک تھام نہ کی جاوے۔ چنانچہ اس تجارت کا سلسلہ پھر جاری ہوگیا اور مکہ والوں کو اس مصیبت سے نجات ملی۔

یہ واقعہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے نظیر شفقت اور رحم اور عفو کا ایک بین ثبوت ہے وہاں اس بات کو بھی ثابت کرتا ہے کہ شروع شروع میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قریش کے قافلوں کی روک تھام کا سلسلہ شروع کیا تھا تو اس کی اصل غرض وغایت یہ نہیں تھی کہ قریش کو قحط میں مبتلا کرکے تباہ کیا جائے بلکہ اصل مقصد یہ تھا کہ مدینہ کے قرب وجوار کو قریش کے خطرہ سے محفوظ کرلیا جائے۔ اس واقعہ سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کی رو سے حربی دشمن کے متعلق بھی یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ عام حالات میں اس کے سلسلہ رسل ورسائل کو اس حد تک بند کردیا جائے کہ وہ نانِ جویں تک سے محروم ہوجائے۔ ہاں سامان حرب کی آمدورفت یا ضروری سامان خورونوش کے علاوہ دوسری اشیاء کی برآمد ودرآمد کا سلسلہ جنگی ضروریات کے ماتحت روکا جاسکتا ہے۔ اور اگر یہ صورت ہو کہ دشمن مسلمانوں کی خوراک کے سلسلہ کو روکے تو پھر قرآن کی اصولی تعلیم وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا کے ماتحت اس کے اس سلسلہ کو بھی روکنا جائز ہوگا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ثُمامہ بن اُثال اپنے علاقہ کا ایک ذی اثر رئیس تھا۔ اس کی پرجوش تبلیغ کے ذریعہ یمامہ کے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے قریب اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے شروع میں مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت کے پیچھے لگ کر یمامہ کے بہت سے بادیہ نشین اسلام سے مرتد ہوگئے تو ثمامہ نہ صرف خود نہایت پختگی کے ساتھ اسلام پر قائم رہا بلکہ اس نے اپنی والہانہ جدوجہد سے بہت سے لوگوں کو مسیلمہ کے شر سے محفوظ کرکے اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع رکھا اور مسیلمہ کے فتنہ کے مٹانے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 661 تا 666، مطبوعہ قادیان 2006)

اس جنگ میں قریش کو کچھ ایسا دھکا لگا کہ اس کے بعد ان کو پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف جتھہ بنا کر نکلنے یا مدینہ پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہیں ہوئی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی

غزوۂ خندق کی بعض تفاصیل اور غزوۂ بنو قریظہ کے حالات و واقعات کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11 / اکتوبر 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خندق کا محاصرہ کتنے دن رہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خندق کا محارہ پندرہ دن رہا یا ایک قول کے مطابق یہ محاصرہ بیس دن رہا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک ماہ کے قریب محاصرہ رہا۔

سوال: حضور انور نے کفار کے میدان خالی کر جانے کے بعد کی تفصیل میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کفار کے میدان خالی کر جانے کے بعد کی تفصیل میں تاریخ میں یوں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے لشکروں کو واپس بھگا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَلْآنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا۔ یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے مگر انہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہوگی۔ اور اس کے بعد واقعی ایسا ہوا۔ قریش کو ہمت اور جرأت نہیں ہوئی کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کریں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں مکہ فتح ہوگیا۔

سوال: غزوۂ خندق میں کتنے افراد شہید ہوئے تھے اور کون کون ہوئے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوۂ خندق میں نو افراد شہید ہوئے تھے۔ ایک سعد بن معاذؓ ہیں۔ یہ اس جنگ میں زخمی ہوئے تھے اور کچھ دنوں کے بعد وفات ہوئی۔ انس بن اوسؓ پھر عبداللہ بن سہلؓ، طفیل بن نعمانؓ، ثَعلَبہ بن عَنَمَہ بن عدیؓ، کعب بن زیدؓ، قیس بن زید بن عامرؓ، عبداللہ بن ابی خالدؓ، اَبُوسِنَان بن صَیفِی بن صَخرؓ۔ اور دو صحابہؓ دراصل پہلے شہید ہو گئے تھے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جو ابوسفیان کے لشکر کا پتہ کرنے گئے تھے اور وہاں شہید ہوئے۔ یوں کُل گیارہ شہید ہوئے۔ یہ دو جو تھے یہ سُلَیطؓ اور سُفیَان بن عَوف اسلمیؓ تھے۔

سوال: جنگ خندق میں مشرکین کے کتنے افراد مارے گئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مشرکین کے تین افراد مارے گئے جو عَمرو بن عَبدِ وُدّ، نَوفَل بن عبدُ اللہ بن مُغِیرہ اور عُثمان بن مُنَبِّہ۔ اس کو خندق کے دن ایک تیر لگا تھا یعنی جس دن کفار نے پُرزور حملہ کیا تھا اور مسلمانوں نے بھی تیروں کا جواب تیروں سے دیا تھا جس کے زخم سے یہ مکہ جا کر مرا۔

سوال: بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ کا سردار کعب بن اسد اپنی قوم کے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! تم پر ایک آزمائش آئی ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔ میں تمہارے سامنے تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے جس کو چاہو قبول کر لو، ......ہم محمد ﷺ کی اطاعت قبول کر لیں اور ان کو سچا مان لیں کیونکہ اللہ کی قسم! تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں......دوسری بات یہ ہے کہ آؤ! ہم اپنے بچوں اور بیویوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں سونت کر محمد ﷺ اور ان کے صحابہ پر ٹوٹ پڑیں......آج کی رات ہفتہ یعنی سبت کی ہے اور امید ہے کہ محمد ﷺ اور ان کے صحابہ اس رات ہماری طرف سے بے فکر ہوں گے۔ اس لیے تم ان پر حملہ کر دو۔ شاید کہ ہم محمد ﷺ اور ان کے صحابہ کو دھوکا دے سکیں۔

سوال: جنگِ احزاب کے معجزانہ انجام کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”کم وبیش بیس دن کے محاصرہ کے بعد کفار کا لشکر مدینہ سے بے نیل و مرام واپس چلا گیا اور بنو قریظہ جو ان کی مدد کے لیے نکلے تھے وہ بھی اپنے قلعہ میں واپس آگئے۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کا جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ یعنی صرف پانچ چھ آدمی شہید ہوئے مگر قبیلہ اوس کے رئیس اعظم سعد بن معاذ کو ایسا کاری زخم آیا کہ وہ بالآخر اس سے جانبر نہ ہو سکے اور یہ نقصان مسلمانوں کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان تھا۔ کفار کے لشکر میں سے صرف تین آدمی قتل ہوئے لیکن اس جنگ میں قریش کو کچھ ایسا دھکا لگا کہ اس کے بعد ان کو پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف اس طرح جتھہ بنا کر نکلنے یا مدینہ پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہیں ہوئی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

سوال: غزوۂ بنو قریظہ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بنو قریظہ ذوالقعدہ پانچ ہجری بمطابق مارچ اور اپریل 627ء میں ہوا۔

سوال: حضور انور نے قبیلہ بنو قریظہ کا کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ بنو قُریظہ یہود کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ قریظہ کی اولاد تھی جو مدینہ کے قریب چند میل کے فاصلے پر ایک مضبوط قلعہ میں اتری تھی اور پھر اسی کے نام سے منسوب ہونے لگی۔ قریظہ اور نضیر دو بھائی تھے جن کا تعلق حضرت ہارون کی اولاد سے تھا۔ ایک کی اولاد بنو قریظہ کہلائی اور دوسرے کی اولاد بنو نضیر۔

سوال: حضور انور نے بنو قریظہ پر حملہ آور ہونے کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: بنو قریظہ کی طرف روانگی کا ذکر یوں ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پر حضرت ابن ام مکتومؓ کو نگران مقرر فرمایا اور بنو قریظہ کی طرف بدھ کے دن نکلے اور ذوالقعدہ کے سات دن باقی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہتھیار اور زرہ پہنی اور خود پہنا اور اپنے ہاتھ میں نیزہ لے لیا اور ڈھال گلے میں لٹکالی اور اپنے گھوڑے لُحَیف پر سوار ہوئے۔ مسلمانوں کے پاس چھتیس گھوڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ تین ہزار افراد تھے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت علیؓ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت کے ساتھ پہلے ہی بنو قریظہ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم بنو قریظہ کے پاس پہنچ گئے اور حضرت علیؓ نے قلعہ کے نیچے جھنڈا گاڑھ دیا۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو انہیں جنگ کا یقین ہو گیا۔ پھر وہ اپنے قلعوں میں بند ہو کر رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے۔ حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم خاموش رہے اور ان گالیوں کا کوئی جواب نہیں دیا اور کہا کہ اب تمہارے اور ہمارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ بھی بنو قریظہ تک پہنچ گئے اور بنو قریظہ کے پہاڑ کے دامن میں بئرِ اُنَّا پران کے قلعہ کے قریب ٹھہر گئے۔

سوال: سعد بن عبادہؓ نے مسلمانوں کے کھانے کے لئے کیا بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کے اس غزوہ میں کھانے کا بھی ایک ذکر ملتا ہے کہ تمام صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عشاء کے وقت تک جمع ہو گئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے کھجوروں کا ایک اونٹ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے لیے بھیجا۔ اس روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور کیا ہی اچھا کھانا ہے!

سوال: حضور انور نے مسلمانوں کے بنو قُریظہ پر محاصرے کی کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سحری کے وقت آگے بڑھے اور تیر انداز دستے کو آگے رکھا۔ انہوں نے یہودیوں کے قلعوں کا احاطہ کر لیا اور ان پر تیر اندازی کی اور پتھر برسائے اور وہ یہودی بھی، اپنے قلعوں سے تیر اندازی کرتے رہے، یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ پھر قلعوں کے ارد گرد رات گزاری اور مسلمان یہود پر باری باری حملہ کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل ان پر تیر اندازی کرواتے رہے یہاں تک کہ یہود نے ہلاکت کا یقین کر لیا اور مسلمانوں پر تیر اندازی چھوڑ دی اور کہنے لگے کہ ہمیں چھوڑ دو ہم تم سے بات چیت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ انہوں نے نَبَّاش بن قَیس کو آپؐ کے پاس بھیجا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ انہیں یہاں سے چلے جانے کی اجازت دے دیں جیسے بنو نضیر یہاں سے گئے تھے اور آپؐ اموال اور ہتھیار لے لیں اور ہمارے خون معاف فرما دیں۔ ہم آپؐ کے شہر سے اپنی عورتوں اور بچوں کے ساتھ نکل جائیں گے۔ یہ یہود کی طرف سے پیشکش ہوئی۔ اور ہمارے لیے وہ سامان ہوگا جس کو ہمارا ایک اونٹ اٹھا سکے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا اور پھر نَبَّاش نے کہا کہ ہمیں اموال کی ضرورت نہیں جس کو ہمارے اونٹ اٹھائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا کہ انہیں آنحضرت ﷺ کے فیصلے کے مطابق اترنا ہوگا لیکن اس نے رسول اکرم ﷺ کے فیصلہ پر اترنے سے انکار کر دیا اور اپنی قوم میں واپس چلا گیا۔

❁ ❁ ❁

جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو یہ خوشخبری سنیں کہ ہم نے مسجدیں تیری خاطر بنائی تھیں تیری عبادت ہر وقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر تھی اور تیرے دین کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہمارے مقاصد میں سے تھا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 / جون 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 18 کی تلاوت فرمائی: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 100 مساجد بنانے کا ٹارگٹ جرمنی جماعت کے احباب جماعت کو کب دیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت جرمنی کے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کام کیا تھا اور اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ اتنے سالوں میں (چند سال کا معین ٹارگٹ دیا گیا تھا)، 100 مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ اور یہ پہلا ٹارگٹ 1989ء میں اس وقت یہ ٹارگٹ جماعت جرمنی کے افراد کی تعداد اور ان کی استطاعت کا اندازہ لگا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ دس سال میں سو مساجد بنانی ہیں۔

سوال: 1997ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی توجہ دلانے پر مساجد میں کس قدر اضافہ ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ایک عرصہ گزر گیا اور یہ ٹارگٹ پورا نہ ہوا۔ یا اس کی طرف اُس طرح پیشرفت نہ ہوئی جس کی اُنہیں توقع تھی تو پھر 1997ء کے جلسے میں انہوں نے اس طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد پھر کچھ تیزی پیدا ہوئی اور چند مساجد بنیں یا سنٹر خریدے گئے۔ 2003ء میں جب مَیں پہلی دفعہ یہاں جلسہ پر آیا تو امیر صاحب نے چند مساجد کا افتتاح مجھ سے کروایا۔ اس وقت مَیں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ آئندہ جب مَیں آؤں تو کم از کم پانچ مساجد تیار ہوں۔ یا جتنی جلدی آپ پانچ مساجد تیار کر لیں گے اس وقت مَیں اپنا جرمنی کا دورہ رکھ لوں گا۔ بہر حال یہ کام اب تیزی سے جاری رہنا چاہئے۔ تو بہر حال جماعت جرمنی نے اس طرف پھر توجہ کی اور نتیجۃً جب میں 2004ء کے جلسے پر آیا تو پانچ مساجد کا افتتاح ہوا۔

سوال: جماعت کی ترقی کس طرح ہوتی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جہاں تم جماعت کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ تو اگر اس سوچ کے ساتھ مسجدیں بنائیں گے کہ آج اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے اور آج اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں کرنی ہیں اور کوشش کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا، اور ہمیشہ فرماتا ہے، فرماتا رہا ہے۔

سوال: ہمیں مسجدیں کس سوچ کے ساتھ تعمیر کرنی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو یہ خوشخبری سنیں کہ ہم نے مسجدیں تیری خاطر بنائی تھیں۔ تیری عبادت ہر وقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر تھی اور تیرے دین کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہمارے مقاصد میں سے تھا۔ پس اسی لئے ہم مسجدیں بناتے ہیں اور بناتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہم نمازوں کی طرف توجہ دیتے رہے۔ کوئی نام نمود، کوئی دنیا کا دکھاوا ہمارا مقصد نہ تھا۔ اے اللہ ہماری تمام مالی قربانیاں تیری خاطر

تھیں کہ تیرا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں سر بلند ہو۔ اور تیرا تقویٰ ہمارے دلوں میں اور ہماری نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور ہمیشہ قائم رہے۔ تُو نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا۔ اس کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ جس کو تُو نے اس زمانے میں دوبارہ دین اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پس ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے اس ہدایت سے ہمیں محروم نہ کر دینا بلکہ خود ہمیں ہدایت دیئے رکھنا۔ خود ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا۔ اے اللہ تُو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ ہماری ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو سن، ہماری اس نیک نیت کا بدلہ عطا فرما جو ان مساجد کی تعمیر کے پیچھے کار فرما ہے کہ تیرا نام دنیا کے اس علاقے میں بھی ظاہر ہو جہاں ہم مسجد تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ ہماری نیتیں تیرے سامنے ہیں تُو ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے تُو ہماری پاتال تک سے بھی واقف ہے۔ تُو وہ بھی جانتا ہے جس کا ہمیں علم نہیں۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یورپ میں کتنی مساجب بنانے کی خواہش تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی خواہش تھی کہ یورپ میں اگر ہم اڑھائی ہزار مسجدیں بنالیں تو تبلیغ کے بڑے وسیع راستے کھل جائیں گے۔

سوال: حضور انور نے احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف کیا توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تبلیغ کی طرف کوشش ہو اس کے لئے اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار ومحبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار ومحبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچا دیں۔ یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے اور یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔ یہی پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے۔ آج روئے زمین پر اس خوبصورت پیغام کے علاوہ کوئی پیغام نہیں جو دنیا کو امن اور محبت کا گہوارہ بنا سکے اور بندے کو خدا کے حضور جھکنے والا بنا سکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حٰمٓ السجدۃ: 34)۔ یعنی اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہے کہ مَیں یقینا کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے کیا اجزا بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

سوال: حضور انور نے صبر واستقلال کت متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ صبر کرو۔ تو آپس میں زیادہ بڑھ کر صبر کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ برداشت اور صبر کی سزا لڑنے کی سزا سے زیادہ سخت ہے۔ اور جب اس نیت سے اپنوں اور غیروں کی سختیاں برداشت کریں گے کہ میری بے صبری اللہ کا پیغام پہنچانے میں کہیں روک نہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا انشاء اللہ۔ آپ کو نئے پھل بھی استقامت دکھانے والے اور آگے نیکیوں کو پھیلانے والے عطا ہوں گے اور مسجدوں کی تعمیر میں جو روکیں ہیں وہ بھی دور ہوں گی۔ اور ان قربانیوں کی وجہ سے جو جذبات اور مال کی قربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مال ونفوس میں بھی برکت عطا فرمائے گا۔ پس اس طرف خاص کوشش کریں۔

XX ❁ XX

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07/اگست 2024ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم عبد الرشید صاحب مرحوم (جماعت تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)

یکم اگست 2024ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے ساؤتھ ہال، مچم اور تھارٹن ہیتھ کی مجالس میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 15 سال سے زائد عرصہ تک الفضل اخبار کی پیکنگ کی ڈیوٹی بھی بڑی باقاعدگی سے بجالاتے رہے۔ جو کام بھی آپ کے سپرد ہوتا اسے خوش دلی سے کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، سادہ اور خاموش طبع ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) عزیزم مزمل احمد بلوچ ابن مکرم محمد اکرم بلوچ صاحب (ماڈل کالونی۔ کراچی)

9/جولائی 2024ء کو ایک حادثہ میں 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم لعل خان بلوچ صاحب کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے اپنے حلقے میں سائق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے فدائی ایک نیک اور مخلص نوجوان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) عزیزم حریم احمد خان ابن مکرم ندیم احمد خان صاحب (جرمنی)

6/جولائی 2024ء کو 18 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے اور باوجود اپنی بیماری کے ہمہ وقت جماعتی خدمت کے لیے تیار رہتے تھے۔ وفات سے قبل مقامی سطح پر ناظم تجنید کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، اللہ کی ذات پر کامل یقین رکھنے والے، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، اچھے اخلاق کے مالک، خوددار، نیک فطرت اور مخلص نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 اگست 2024)

❁❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ❁ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال ❁ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال وحسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ❁ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ❁ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions

Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

عید قربان ۱۹۰۰ء اور خطبہ الہامیہ

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی رضی اللہ عنہ

(5) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ اردو میں پڑھا جس کے آخری حصہ میں خصوصیت سے جماعت کو باہم اتفاق واتحاد اور محبت ومودت پیدا کرنے کی نصائح فرمائیں اور پھر اس کے بعد حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو خاص طور سے قریب بیٹھ کر لکھنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ

اب جو کچھ میں بولوں گا وہ چونکہ ایک خاص خدائی عطا ہے لہٰذا اس کو توجہ سے لکھتے جائیں تا کہ محفوظ ہو جائے ورنہ بعد میں میں بھی نہ بتا سکوں گا کہ میں نے کیا بولا

(ماحصل بالفاظ قادیانی)

چنانچہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جو دور بیٹھے تھے اپنی جگہ سے اُٹھے اور قریب آکر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حضور اقدس اس وقت اصل ابتدائی مسجد اقصیٰ کے درمیانی دروازہ کے شمالی کونہ میں ایک کرسی پر مشرق رو تشریف فرما تھے اور حاضرین کا اکثر حصہ صحن مسجد میں۔ مکرمی محترم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب حال عرفانی کبیر اور یہ عاجز راقم بھی پنسل کاغذ لے کر لکھنے کو بیٹھے کیونکہ مجھے خدا کے فضل سے حضور کی ڈائری نویسی کا ازحد شوق تھا اور حضرت شیخ صاحب اپنے اخبار کے لئے لکھنے کے عادی ومشاق تھے۔ پہلی تقریر یعنی خطبہ عید حضور نے کھڑے ہو کر فرمائی تھی جس کے بعد حضور کے لئے خاص طور سے ایک کرسی بچھائی گئی جس پر حضور تشریف فرما ہوئے اور جب عرض کیا گیا کہ لکھنے والے حاضر و تیار ہیں تو:

(6) حضور پُرنور اسی کرسی پر بیٹھے گویا کسی دوسری دنیا میں چلے گئے معلوم دینے لگے۔ حضور کی نیم واچشمانِ مبارک بند تھیں اور چہرہ مبارک کچھ اس طرح منور معلوم دیتا تھا کہ انوار الٰہیہ نے ڈھانپ کر اتنا روشن اور نورانی کر دیا تھا جس پر نگہ ٹک بھی نہ سکتی تھی اور پیشانی مبارک سے اتنی تیز شعاعیں نکل رہی تھیں کہ دیکھنے والی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔ حضور نے گونہ دھیمی مگر دلکش اور سریلی آواز میں جو کچھ بدلی ہوئی معلوم ہوتی تھی فرمایا۔

یَاعِبَادَ اللهِ فَكِّرُوْا فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا يَوْمَ الْاَضْحٰى فَاِنَّهٗ اَوْدَعَ اَسْرَارًا لِاُولِي النُّهٰى--

لکھنے والے لکھنے لگے جن میں خود میں بھی ایک تھا مگر چند ہی فقرے اور شاید وہ بھی درست نہ لکھے گئے تھے، لکھنے کے بعد چھوڑ کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھا اس تبتل وانقطاع کے نظارہ اور سریلی ودلوں کے اندر گھس کر کایا پلٹ دینے والی پُرکیف آواز کا لطف اٹھانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت شیخ صاحب بھی لکھنا چھوڑ کر اس خدائی نشان اور کرشمہ قدرت کا لطف اٹھانے میں مصروف ہو گئے۔ لکھتے رہے تو اب صرف حضرت مولوی صاحبان دونوں جن کو خاص حکم تھا کہ وہ لکھیں۔ لکھنے میں پنسلیں استعمال کی جارہی تھیں جو جلد جلد گھس جاتی تھیں مجھے یاد ہے کہ پنسل تراشنے اور بنا بنا کر دینے کا کام بعض دوست بڑے شوق ومحبت سے کر رہے تھے مگر نام ان میں سے مجھے کسی بھی دوست کا یاد نہ رہا تھا۔

ایک روز اس مقدس خطبہ الہامیہ کے ذکر کے دوران میں مکرم محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے بتایا کہ وہ بھی اس عید اور خطبہ الہامیہ کے نزول کے وقت موجود تھے اور کہ لکھنے والوں کو پنسلیں بنا بنا کر دیتے رہے تھے۔

(7) بعض اوقات حضرت مولوی صاحب کو لکھنے میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے یا کسی لفظ کے سمجھ نہ آنے کے باعث یا الفاظ کے حروف مثلاً الف اور عین۔ صاد وسین یا ثا اور طو ت وغیرہ وغیرہ کے متعلق دریافت کی ضرورت ہوتی تو دریافت کرنے پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عجب کیفیت ہوتی تھی اور حضور یوں بتاتے تھے جیسے کوئی نیند سے بیدار ہو کر یا کسی دوسرے عالم سے واپس آکر بتائے اور وہ دریافت کردہ لفظ یا حرف بتانے کے بعد پھر وہی حالت طاری ہو جاتی تھی اور انقطاع کا یہ عالم تھا کہ ہم لوگ یہ محسوس کرتے کہ حضور کا جسد اطہر صرف یہاں ہے، روح حضور پُرنور کی عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ کر یا سن کر بول رہی تھی۔ زبان مبارک چلتی تو حضور ہی کی معلوم دیتی تھی۔ مگر کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہو۔ یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے۔ انقطاع، تبتل، ربودگی یا حالت مجذوبیت وبے خودی ووارفتگی اور محویت تامہ وغیرہ الفاظ میں سے شاید کوئی لفظ حضور کی اس حالت کے اظہار کے لئے موزوں ہو سکے ورنہ اصل کیفیت ایک ایسا روحانی تغیر تھا جو کم ازکم میری قوت بیان سے تو باہر ہے کیونکہ سارا ہی جسم مبارک حضور کا غیر معمولی حالت میں یوں معلوم دیتا تھا جیسے ذرہ ذرہ پر اس کے کوئی نہاں درنہاں اور غیر مرئی طاقت متصرف وقابو یافتہ ہو۔

لکھنے والوں کی سہولت کے لئے حضور پُرنور فقرات آہستہ آہستہ بولتے اور دہرا دہرا کر بتاتے رہے۔ خطبہ الہامیہ کے نام سے جو کتاب حضور نے شائع فرمائی وہ بہت بڑی ہے۔ ۱۹۰۰ء کی عید قربان کا وہ خاص خطبہ مطبوعہ کتاب کے اڑتیس صفحات تک ہے۔ باقی حصہ حضور نے بعد میں شامل فرمایا۔

(8) یہ جلسہ اور مجلس ذکر لمبی ہوگئی اور نماز کا وقت آگیا۔ چونکہ حضور پُرنور نے جب یہ خطبہ عربی ختم فرمایا تو دوستوں میں اس کے مضمون سے واقف ہونے کا اشتیاق اتنا بڑھا کہ حضور نے بھی آخر پسند فرمایا کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ دوستوں کو سنا دیں۔ چنانچہ مولانا موصوف نے خوب مزے لے لے کر اس تمام خطبہ کا ترجمہ اردو میں اپنے خاص انداز اور لب ولہجہ میں سنا کر دوستوں کو محظوظ اور خوش وقت فرمایا اور یہ کیفیت بھی اپنے اندر ایک خاص لطف وسرور اور لذت روحانی رکھتی تھی۔ ترجمہ ابھی غالباً پورا بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک کسی خاص فقرے سے متاثر ہو کر یا اللہ تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت سیدنا حضرت اقدس کرسی سے اٹھ کر سجدہ میں گر گئے اور اس طرح مجمع تھوڑی دیر کے لئے حضور کے ساتھ خدائے بزرگ وبرتر کے اس عظیم الشان نشان کے عطیہ کے لئے آستانہ الوہیت پر گر کر جبین نیاز ٹکائے اظہار تشکر وامتنان کرتا رہا۔

فالحمد لله - الحمد لله - ثم الحمد لله على ذالك

(9) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش فرمائی کہ اس خدائی نشان کو لوگ یاد کرنے کی کوشش کریں چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں خطبہ الہامیہ کی اشاعت کے بعد بہت سے دوستوں نے اس کو یاد کرنا شروع کیا بعض نے پورا یاد کر لیا تو بعض نے تھوڑا مگر ان دنوں اکثر یہی شغل تھا اور ہر جگہ، ہر مجلس میں اسی خطبہ یعنی خطبہ الہامیہ کے پڑھنے اور سننے سنانے کی مشق ہوا کرتی تھی۔ بعض روز شام کے دربار میں کوئی نہ کوئی دوست بھری مجلس میں حضرت اقدس کے سامنے یاد کیا ہوا سنایا بھی کرتے تھے اور اسی طرح خدا کی اس نعمت کا چرچا رہتا تھا۔ میں نے بھی تین چار صفحات یاد کئے تھے۔

(10) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود دنیا جہان بلکہ ہفت اقالیم سے بھی کہیں بڑی نعمت، خدا کا خاص انعام اور فضل واحسان تھا کیونکہ وہ خدا نما تھا جس کو دیکھتے ہی خدا کے عظمت وجلال کا کبھی نہ مٹنے والا اثر دل ودماغ پر ہوتا اور خدا کی خدائی پر یقین پیدا ہوا کرتا تھا۔ جس کی مجلس خدا کے تازہ بتازہ کلام سننے کا مقام اور اسی کلام کو پورا ہوتے دیکھنے سے خدا کے کامل علم اور اس کی کامل قدرت پر یقین پیدا ہونے کی جگہ اور دلوں میں نور علم وعرفان بھرنے کا ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ روح کی تازگی، ایمان کی مضبوطی، قلوب کی صفائی اور اذہان کی جلا کے سامان اس مجلس میں جمع ہوا کرتے تھے۔ تزکیہ نفس کے سامان اس میں ملتے اور محبت الٰہی کی آگ پیدا ہو کر دنیا کی محبت کو سرد کر دیا کرتی تھی۔ چنانچہ اس تازہ نشان نے بھی جماعت میں ایک روحانی تغیر پیدا کر دیا اور سالکین کے لئے منازل ایقان وعرفان کو آسان بنا دیا تھا اور ایک خاص روحانی انقلاب کا یہ نشان الٰہی پیش خیمہ تھا جس کی اہمیت گہرے غور وتدبر سے ہمیشہ نمایاں ہوتی رہے گی۔

عید کے روز حضور کے اس خطبہ یعنی خطبہ الہامیہ کے پڑھے جانے اور حضور پرنور کو نطق کی خاص طاقت وقوت عطا کئے جانے سے یوم الحج کے روز کی دعاؤں کی قبولیت کا یقین گویا مشاہدہ میں بدل گیا تھا کیونکہ یہ دونوں چیزیں باہم بطور لازم ملزوم کے تھیں۔ یہ عید اپنی بعض کیفیات کے لحاظ سے تاریخ سلسلہ کا ایک اہم ترین واقعہ اور ایک خاص باب ہے جس کی گہرائیوں میں جتنے بھی غوطے لگائے جائیں گے اتنے ہی زیادہ سے زیادہ قیمتی اور انمول اور بے مثال موتی ملیں گے۔ مبارک وہ جن کو ان کے حصول کی توفیق رفیق ہو اور سلامتی ہو اُن پر جو اُن کو حاصل کر کے خدمت سلسلہ اور خدمت خلق میں صرف کریں۔

اللھم صلّ علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم انك حميد مجيد

آمین۔ آمین۔ ثم آمین

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 367، مطبوعہ قادیان 2008)

۞۞۞۞

تحریک جدید کے 91ویں سال کا پرشوکت اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 نومبر 2024ء کو بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 91ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمایا ہے۔

خلفاء کرام کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات میں تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ''جہاد کبیر'' اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اس کی ادائیگی کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اس میں حصہ لے''

(روزنامہ الفضل 5 نومبر 1963ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کیلئے مالی قربانی کے معیار کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر کوئی شخص ایک ماہ کی آمد کا نصف دیتا ہے، مثلاً اس کی ایک سو روپے آمد ہے تو وہ پچاس روپے لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھا دیتا ہے تو ہم سمجھیں گے اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 1953)

پس آج دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2024ء میں دنیا بھر کے ممالک کا عالمی موازنہ جو پیش کیا ہے اس میں ہندوستان نے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال نو کے وعدہ و وصولی کے لئے جماعت احمدیہ بھارت کو نیا ٹارگٹ مرحمت فرمایا ہے۔ جسے پورا کرنا ہندوستان کی جماعتوں کی اولین ذمہ داری ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 3 نومبر 2023ء میں فرمایا تھا کہ:

''ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی نسلوں کو آج بھی اپنے آباء واجداد کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے جہاں خود اور اپنی نسلوں کو ان قربانیوں کے تسلسل کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں اپنے پر جو فضل ہوئے ہیں اس پر خود بھی زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔''

احباب کی خدمت میں تحدیث نعمت کے طور پر تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اپنے سالانہ وعدوں میں کم ازکم 10% اضافہ کرنے کی دردمندانہ درخواست ہے۔ یہ قربانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق یقیناً آپ اور آپ کی اولاد کے حق میں صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو حضور انور کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا، جنوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا اور اس کے اعلیٰ ترین معیار آنحضرت ﷺ نے قائم فرمائے اور آپؐ نے ہمیں بتائے۔

دنیا کی پیدائش کا مقصد ہمیشہ سامنے رکھو۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلو، ان کی شریعت پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ دیکھو! مَیں نے کیسا کامل انسان بنا کے تمہارے سامنے نمونے کے طور پر پیش کر دیا۔ اگر تم یہ سمجھ جاؤ تبھی تمہاری زندگی کامیاب ہے نہیں تو تمہاری زندگی بے فائدہ ہے۔ میں اس دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا اگر میرا یہ مقصد نہ ہوتا کہ انسان اپنے اعلیٰ معیار کو حاصل کرے۔

ایک سوال کرنے والی نے عرض کیا کہ رات کو اکثر مجھے خوف آتا ہے اور اس حوالے سے حضور انور سے دریافت کیا کہ وہ کونسی دعا پڑھا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سونے سے پہلے کی دعا یاد کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے اپنی حفاظت میں رکھ۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا آیت الکرسی یاد ہے؟ جس پر موصوفہ نے عرض کی کہ وہ ابھی وہ یاد کر رہی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسے یاد کر کے رات کو پڑھا کرو۔

ایک سوال میں حضور انور سے سورۃ الطارق کی ابتدائی چار آیات کا مطلب دریافت کیا گیا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’میں آسمان کو اور صبح کے ستارے کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور کس چیز نے تجھے علم دیا ہے کہ صبح کا ستارہ کیا ہے۔ وہ ستارہ (وہ ہے) جو بہت چمکتا ہے۔‘‘

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا جواب جماعتی تفاسیر کی کتب سے مل سکتا ہے۔

مختصراً یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی جب دنیا میں روحانی اندھیرا چھایا ہوا تھا اور لوگ مذہب اور خدا سے دور جا چکے تھے۔ چنانچہ روحانی اندھیروں کو دور کرنے اور انسانیت کو بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ’’صبح کے ستارے‘‘ کو مبعوث فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں پر ایک اندھیرا زمانہ آنا تھا جس کے بعد مسیح موعود کی بعثت ہونی تھی۔ آپ کی بعثت بھی ’’صبح کے ستارے‘‘ کی مانند تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات کی مختلف تفاسیر کی جاتی ہیں اور ان سے مراد آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ دونوں ہو سکتے ہیں۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ ہمارے بچے دو معاشروں کے درمیان پرورش پاتے ہیں جہاں دن کا ایک بڑا حصہ مغربی ماحول یعنی سکول کالجز میں گزار کر آتے ہیں اور باقی گھر پر۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات نوجوانی میں کچھ بچے identity کی problem کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پیارے حضور، میرا سوال یہ ہے کہ ماں باپ بچپن سے کس طرح اپنے بچوں کی تربیت کریں کہ وہ ان complexes میں نہ پڑیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے بچے پانچ چھ سال کی عمر میں یا بعض جگہ چھ سات سال کی عمر میں سکول جاتے ہیں۔ تو پانچ سے لے کر سات سال کی عمر تک تو وہ آپ کے پاس رہتے ہیں۔ اس وقت آپ ان کو بچہ سمجھتی ہیں، کہتی ہیں کوئی بات نہیں بس کھیلتے رہو۔ حالانکہ اس وقت ان کو نیکی کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھایا کریں، دعائیں سکھایا کریں۔

بعض ماں باپ ایسے ہیں جو چار پانچ سال کی عمر میں بچے کو قرآن شریف تو ختم کروا لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے بچے نے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیا ہے اس کی آمین کروا دو۔ لیکن اس کو دین کی باقی باتیں نہیں سکھاتے۔ ان کو پتا ہی نہیں لگتا کہ قرآن ہم نے پڑھ لیا تو اس میں ہے کیا۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بچوں کے ذہنوں میں ڈالنی چاہئیں۔

بچہ تو نیکی کی باتیں سیکھتا ہے۔ اس لیے اسلام میں حکم ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان دو اور بائیں کان میں تکبیر کہو۔ اس وقت تو وہ عقل نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود اللہ اور رسول کا نام اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم اس کے کانوں میں ڈالی جاتی ہے۔

اس کے بعد آپ کہتی ہیں کہ ہمارے بچے سکول میں جاتے ہیں اور وہاں سے متاثر ہوتے ہیں۔ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن میں نے تو حساب لگایا ہے کہ مغربی ممالک میں سال کے تین سو پینسٹھ (۳۶۵) دنوں میں سے ایک سو اسّی (۱۸۰) سے ایک سو نوّے (۱۹۰) دن سکول کے ہوتے ہیں اور ایک سو اسّی (۱۸۰) دن ان کے چھٹیوں کے ہوتے ہیں۔ اب آدھا سال بچے آپ کے پاس رہتے ہیں۔ اس وقت آپ ان کو کہتی ہیں کہ سیر کرو اور میرا دماغ نہ کھاؤ۔ اگر ماں کہیں کام کر رہی ہے تو وہ اپنے کام پہ چلی جاتی ہے، باپ اپنے کام پہ چلا جاتا ہے اور بچے ٹی وی کے اوپر بیٹھ کر کھیل رہے ہوتے ہیں۔ تو وہی اثر جو وہ ایک سو اسّی (۱۸۰) دن سکول سے سیکھتے ہیں وہ بقایا ایک سو اسّی (۱۸۰) دن گھر میں بیٹھ کے گیمز اور انٹرنیٹ پہ play کرتے ہوئے، ٹی وی دیکھتے ہوئے گزارتے ہیں۔ پھر کوئی نیکی کی بات ان میں نہیں پڑ رہی ہوتی۔ اس لیے اس میں بھی ایسا plan بنائیں کہ کم از کم ۱۸۰؍دنوں میں سے نوّے دن ہی آپ بچوں کو دے دیں تو ۳/۱ حصہ تو دین کی تعلیم سکھانے کے لیے آ جائے گا۔ ان کو بتائیں کہ دین کی اہمیت کیا ہے؟ ہم کون ہیں؟ ہم احمدی مسلمان ہیں، اسلام کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

آج کل سکول میں جو پڑھاتے ہیں مثلاً جینڈر (gender) کی تعلیم یا اس طرح کی اَور باتیں بتاتے ہیں تو ان کو بتائیں کہ تم سکول میں تو یہ باتیں سیکھتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں پیدا کیا، اس کو ہمارا سب کچھ پتا تھا اور اس نے ہمیں بتایا کہ تم لوگ کس طرح صحیح رہ سکتے ہو۔ یہ باتیں آزادی نہیں ہے بلکہ آزادی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو باتیں کہی ہیں ان کو ہم مانیں اس سے تعلق پیدا کریں اور دین کو سیکھیں۔

یہ تو ایک محنت ہے۔ جتنی محنت سکول والے آزادیاں دینے کے لیے کرتے ہیں، اتنی محنت گھر میں ماں اور باپ بھی کریں۔ ماں کا اصل کام تو بچوں کی تربیت کرنا ہے۔ اگر بچوں کو سنبھال لیں تو اس کا مطلب ہے کہ اگلی نسل آپ نے سنبھال لی۔ سوائے اس کے کہ کوئی ماں ڈاکٹر یا ٹیچر ہے اور پروفیشن میں جاتی ہے تو جب وہ پانچ سے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی دے کر واپس آتی ہے تو پھر اپنے بچوں کو بھی وقت دے۔ جو دوسری مجبوری کی خاطر نوکری کر رہی ہے تو وہ اَور بات ہے نہیں تو ایسی سٹیج (stage) پر جب بچوں کی تربیت کا مسئلہ ہو تو اپنی نوکری کی قربانی کرنی چاہیے۔

اسی طرح باپوں کو بھی weekend بجائے ادھر ادھر گزارنے کے جب وہ کام سے واپس آتے ہیں تو اگر ان کے پاس وقت ہے تو گھنٹہ دو گھنٹے بچوں کے پاس بیٹھیں۔ مائیں بھی وقت دیں۔ تو یہ دونوں ماں باپ کی مشترکہ کوشش ہو گی جس سے اس ماحول میں سیکھنے کے باوجود بھی بچوں کے کانوں میں دین کی باتیں بھی پڑتی رہیں گی۔ وہ ماں باپ کو دیکھیں گے کہ نمازیں پڑھ رہے ہیں، قرآن پڑھ رہے ہیں، دعائیں کر رہے ہیں، دین کی باتیں کر رہے ہیں تو عملی نمونہ بھی سامنے آ جائے گا۔ اگر بڑوں کا عملی نمونہ نہیں آئے گا تو بچوں نے کیا سیکھنا ہے؟ اگر بچوں کو آپ نے سکول میں کھلی چھٹی دے دی اور یہاں بھی کھلی چھٹی دے دیں گے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

اب یہاں بعض جگہ قانون پاس ہو رہے ہیں، سپین میں بھی ہو گیا، کہ اگر بچہ چاہے تو سولہ سال کی عمر میں اپنا جینڈر (gender) بدل سکتا ہے۔ اس پر ان لوگوں نے سوال اٹھانا شروع کیا کہ بغیر نگرانی کے اٹھارہ سال سے پہلے شراب پینے کی تم اجازت نہیں دیتے لیکن اس بات کی تم آزادی دے رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دجالی چال ہے۔ یہ بہت خطرناک چال ہے تاکہ دنیا کو دین سے دور کیا جائے اور دہریت کو قائم کیا جائے۔ یہ دہریت کا ایجنڈا ہے جو کام کر رہا ہے۔ دجال کا ایجنڈا ہے جو کام کر رہا ہے۔ عیسائیت کو لوگ بھول چکے ہیں۔ مذہب کو لوگ بھول چکے ہیں۔ ان کی طرف کوئی جاتا نہیں۔ ابھی تک جو اعداد و شمار آتے ہیں، جو statistics آتی ہے، اس کے مطابق یہی ہے کہ ابھی تک مذہب پہ زیادہ عمل کرنے والے صرف مسلمان ہی ہیں۔ بلکہ پچھلے دنوں میں تو ایک دہریہ نے لکھا کہ مَیں مذہب کے خلاف تو ہوں لیکن مجھے یہ پتا لگ گیا ہے کہ اگر کوئی مذہب سچا ہے تو اسلام ہی ہے کیونکہ عیسائیت تو اپنا سب کچھ چھوڑ بیٹھی ہے۔ تو اگر ہم بھی اسی رَو میں بہ گئے، بچوں کو نہ سکھایا، اپنے آپ کو صحیح نہ کیا، اپنی تربیت خود نہ کی، اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہ کیے تو ہمارے بچے بھی اسی رَو میں بہ جائیں گے۔ پھر وہ اسلام کو بھی کچھ نہیں سمجھیں گے۔ تو ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمارے پاس ایک زندہ مذہب ہے، اس کی تعلیم ہمارے پاس ہے اور اس کی تعلیم ہر عقل کی بات ہمیں بتاتی ہے۔ موجودہ زمانے کے لحاظ سے ہمیں adjust کرنا بھی سکھاتی ہے۔ پھر اگر ہم اس پر عمل نہ کریں تو یہ ہماری بدقسمتی ہو گی اور ہم اپنے بچوں کو ضائع کرنے والے ہوں گے۔ اس لیے یہ ساری چیزیں ماں باپ دونوں کو مل بیٹھ کر سوچنی چاہئیں اور plan کرنا چاہیے اور میں وقتاً فوقتاً اس بارے بتاتا بھی رہتا ہوں۔ اس کو سنا اور دیکھا کریں۔ پہلے خلفاء نے جو باتیں بتائی ہیں ان کو بھی دیکھیں اور سنیں۔ یہ چیزیں غور سے سیکھنے والی ہیں، ہر خطبے کو اگر غور سے سنیں تو اس میں سبق والی باتیں ہوتی ہیں۔ ایم ٹی اے کے پروگرام آتے ہیں ان میں بعض باتیں سبق آموز ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں دیکھا کریں۔ پھر اصل چیز آپ کا اپنا عمل ہے۔ خود عمل نہیں تو بچوں نے کیا سیکھنا ہے؟ یہ تو صرف بہانہ ہے کہ سکول میں رہتے ہیں۔ ۳۶۵؍دنوں میں سے ۱۸۰؍دن آپ کے پاس رہتے ہیں۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ مَیں بحیثیت وقف نو آپ کی سلطان نصیر کیسے بن سکتی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنا، اللہ تعالیٰ کو ایک ثابت کرنا، اس کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا، اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا، آنحضرت ﷺ کا مقام دنیا کو بتانا کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کی شریعت آخری شریعت ہے اور قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ اسی مشن کو پورا کرنے کے لیے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا اور اسی مشن کو پورا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خلیفہ وقت وہی کام کرتا ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ خلیفہ وقت ساری دنیا میں جا کر اکیلا تو کام نہیں کر سکتا۔ اس لیے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی یہ کام کریں اور خلیفہ وقت کا ہاتھ بٹائیں، اس کے مددگار بنیں، اپنے آپ کو نیک بنائیں، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں اور اچھی طرح پانچوں نمازیں پڑھا کریں۔ پھر احمدی نفل پڑھیں، قرآن کریم کو پڑھیں، اس کا علم حاصل کریں اور اس پہ عمل کرنے کی کوشش کریں، اس کی نیکیوں کو اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ نے جن برائیوں سے منع کیا ہے ان کو چھوڑیں۔ پھر یہ پیغام دنیا کو بھی پہنچائیں، تبلیغ کریں۔ اس طرح آپ لوگ خلیفہ وقت کے سلطان نصیر بن جاتے ہیں۔ سلطان نصیر کا مطلب ہوتا ہے ’’اعلیٰ قسم کے مددگار‘‘۔ تو مدد کرنے والے بن جاؤ۔ اگر بچے، بڑے، جوان، مرد، عورتیں ایسا کریں تو پھر دیکھو کس طرح جماعت احمدیہ کا پیغام، اسلام کا حقیقی پیغام، دنیا میں پہنچتا ہے۔ تم لوگ ڈنمارک میں کوشش کرو، سویڈن والے سویڈن میں کوشش کریں، ناروے والے ناروے میں کوشش کریں، دوسرے ملکوں کے لوگ دنیا کے دوسرے ملکوں میں کوشش کریں تو پھر ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔

ایک ناصرہ نے عرض کیا کہ ناصرات نے وعدہ کیا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو

اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ہوا ہے کہ ہم روزانہ حضور انور کے لیے دعا کریں گی اور سوال کیا کہ کیا حضور کام کا زیادہ بوجھ ہونے کی وجہ سے کبھی تھکتے نہیں؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے اس بچی کو نصیحت فرمائی کہ وہ خلیفہ وقت کے لیے دعائیں جاری رکھے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ اپنے خلیفہ کی مدد فرماتا رہے گا۔

ایک سوال کیا گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے جبکہ ۱۸۹۱ء میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ امام مہدی اور مسیح کے چودھویں صدی میں آنے کی پیشگوئی کا ثبوت ہمیں کہاں سے ملتا ہے؟

اس پر حضور انور نے بعض احادیث کی طرف اشارہ فرمایا اور سوال کرنے والی کو احادیث کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور استفسار فرمایا کہ کیا ان کے پاس کتاب حدیقۃ الصالحین ہے؟ اس کے آخری چند صفحات میں مسیح موعود کے ظہور کے وقت کے حوالے سے احادیث موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا کب ظہور ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کے ظہور کا وقت تیرھویں صدی کے اختتام اور چودھویں صدی کے آغاز پر فرمایا ہے۔

حضور انور نے اس حدیث کی مختصر وضاحت فرمائی جس میں ذکر ہے کہ جب سورۃ الجمعہ کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی تو صحابہؓ کے پوچھنے پر کہ آخرین سے کون مراد ہیں آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو فارسی النسل لوگوں میں سے ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر تمام احادیث کو ملا کر پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ چودھویں صدی، مسیح موعود اور امام مہدی کے متعلق پیشگوئیاں سب ایک وقت کی طرف ہی اشارہ کرتی ہیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ حضور اپنے خطبات اور خطابات میں جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں اور ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اگر کبھی ہم اپنے اجلاسات میں بعض روحانی کمزوریوں یا برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے نصیحت کرتی ہیں تو اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ نصیحت ہے کوئی فیصلہ نہیں اور ہر بات پر عمل کرنا ضروری نہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو علیحدگی میں بٹھا کر نصیحت کریں تب انہیں اچھا نہیں لگتا۔ اس بارے میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو تقریر کرنے والا ہے اگر وہ جنرل نصیحت کر رہا ہے، خطبہ دینے والا جنرل نصیحت کر رہا ہے تو یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق ایک عمومی نصیحت ہے۔

محاورہ ہے کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ اب اگر ایک شخص میں یہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں تو وہ کہہ دے کہ نہیں! مجھے ہی تم نے ٹارگٹ کیا ہے کیونکہ میرے اندر یہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں تو یہ اس کی کم ظرفی یا بیوقوفی ہے جو ایسی باتیں کر رہا ہے۔ حالانکہ نصیحت تو مجموعی طور پر کی جا رہی ہے اور اگر اس میں کمزوریاں ہیں تو اس سے تو سبق سیکھنا چاہیے۔ اس کو اللہ کا اور اس بندے کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے مجھے اس طرف توجہ دلائی تا کہ مَیں صحیح احمدی مسلمان بن جاؤں۔ کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ آپ جب خطبات دے رہے ہوتے ہیں تو بعض دفعہ تاریخی باتوں میں ہی بہت ساری ایسی باتیں آجاتی ہیں کہ لگتا ہے آپ ہمارے متعلق بات کر رہے ہیں اور ہماری اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جب ہم اپنے جائزے لیتے ہیں تو شرم آتی ہے اور ہم اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں جو سبق لینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو ڈھیٹ ہیں جن پہ کسی بات کا اثر ہی نہیں ہونا اور انہوں نے دوسرے پہ الزام دیتے رہنا ہے ان کو آپ جو مرضی کہہ لیں ان پہ اثر ہی نہیں ہوگا۔ ان کے لیے پھر دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے اور ان کو یہ سمجھنے کی توفیق دے کہ وہ حقیقی احمدی بن جائیں۔

نصیحت کرنے والا، تقریر کرنے والا یا اگر کوئی مرد ہے تو امام یا مربی جو خطبہ دینے والا ہے اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے خطبے میں باتیں کر رہا ہے تو پہلے وہ دعا کر کے جائے کہ اللہ تعالیٰ میری زبان میں تاثیر رکھ دے کہ میں جو بھی کہوں اس پہ لوگوں کو عمل کرنے کی توفیق ملے، اس کو غور سے سن سکیں اور اس کا دل پہ اثر ہو اور پھر بعد میں بھی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پہ ان باتوں کا اثر ڈالے اور ہم ایک نیک جماعت بن جائیں۔ وہ جماعت بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار جگہ بعض امور کے متعلق لکھا ہے۔ اس زمانے میں بھی بعض باتیں ہو جاتی تھیں جن پر آپؑ نے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ تو یہ کہنا کہ یہ صرف نصیحت ہے درست نہیں۔ اب نماز ادا کرنے اور قرآن شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ لوگ کہہ دیں کہ یہ تو نصیحت کی تھی، ضروری تو نہیں کہ ہم نماز پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں نے انسان کو عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اب عبادت کی طرف توجہ دلاؤ تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر انسان کا نمازیں پڑھنا یا نہ پڑھنا اتنا ہی ذاتی معاملہ ہے تو آنحضرت ﷺ نے یہ کیوں فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے جو عشاء کی نماز پہ نہیں آتے ان کے گھروں کو جا کے آگ لگا دوں؟ کوئی مقصد ہے ورنہ آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جو نمازیں نہیں پڑھتا اس کو میں سزا دوں۔ آپ تو ہر ایک کے لیے رحمت اور شفقت تھے۔ یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ انسان کو نصیحت کرنا ضروری ہے اور جن کو نصیحت کی جاتی ہے ان کو بھی ذاتیات پہ نہیں آ جانا چاہیے بلکہ ان باتوں پہ غور کرنا اور سمجھنا چاہیے۔

اگر کسی کے ان سے اچھے تعلقات ہیں تو ان کے ذریعہ سمجھائیں۔ نہیں تو پھر عہدیداروں کو، لجنہ کے عہدیداروں کو بھی اور مرد عہدیداروں کو بھی ایسے لوگوں سے اچھے تعلقات بنانے چاہئیں، ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ پھر ان کے گھروں میں جا کر ان کو سمجھائیں کہ ہمارا مقصد کیا ہے، ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے اس لیے کی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں اور دنیا میں بھی رائج کریں۔ اس کے لیے جو کوشش ہے وہ تو ہم نے ہی کرنی ہے۔ کسی پہ اچھا اثر پڑتا ہے یا نہیں پڑتا آپ کی نیت نیک ہونی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگیں کہ اللہ! میری نیت تو نیک ہے اگر کسی کے دل میں اس نصیحت کو سن کر کوئی غلط قسم کا خیال آتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف فرمائے، اس کو بھی معاف فرمائے اور اس کو اور مجھے بھی ان باتوں پہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہم یہی کر سکتے ہیں۔ باقی چھوٹے موٹے شکوے تو بعضوں کو ہوتے ہی ہیں اس لیے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لجنہ کی عہدیدار بھی نیک نیتی سے نصیحت اور کام کریں اور مرد بھی نیک نیتی سے نصیحت اور کام کریں تو اوّل تو آپ سارے لوگ خود بھی بہتر ہو جائیں گے ورنہ کم از کم اگلی نسل تو بہتر ہو ہی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ اپنے گھر پر عام روزمرہ کے کاموں میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر مرد گھر پر اہل خانہ کی مدد نہیں کرتے۔ اس بارے میں حضور ہماری راہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک اتنی راہنمائی جو تقریروں میں کرتا رہتا ہوں، لجنہ کے جلسوں کی تقریروں میں بھی، اجتماعوں پہ بھی وہ کافی نہیں ہوتی؟ جس مرد نے سننا ہی نہیں ہے اس کو مَیں کیا کہہ سکتا ہوں؟ جو مرد نماز پڑھنے کا اور قرآن پڑھنے کا اللہ اور رسول کا حکم نہیں مانتا، اس نے میری کیا بات ماننی ہے؟

مَیں تو ہمیشہ نصیحتیں کرتا رہتا ہوں اور بتاتا رہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کیا کرتے تھے آپؐ کے اسوہ پر چلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگوں نے ترقی کرنی ہے تو آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلو۔ بہت سارے مرد مدد کرتے ہیں۔ ابھی میں نے بچوں کی تربیت کے بارے میں کہا ہے کہ دونوں کو اپنے نمونے دکھانے ہوں گے۔ گھروں کے ماحول کو خوشگوار رکھیں گے تو نمونے قائم رہیں گے۔ اور خوشگوار اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ جہاں مجبوری ہے وہاں مرد کو عورت کا ہاتھ بٹانا چاہیے اور اگر نہیں بٹاتے تو غلط کرتے ہیں۔

جہاں تک نصیحت کا سوال ہے تو نصیحتیں پہلے بھی بے شمار کی جا چکی ہیں، ہوتی بھی رہتی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ بہرحال یہ دعا کیا کریں کہ آپ کے مرد ان نصیحتوں پہ عمل کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے خاوندوں کو عقل دے۔ خود بھی دعا کریں اور اپنے حق ادا کریں۔ شاید کسی کو شرم آجائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی بہت ہی بے شرم ہو تو نہیں آئے گی باقی تو آ ہی جائے گی۔

ایک سوال کیا گیا کہ ہم کس طرح لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کو پنجوقتہ نمازوں، روزانہ تلاوت قرآن پاک، خدمت دین و خدمت خلق کی طرف توجہ دلائیں کہ کامیابی کی شرح سو فیصد ہو جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر سو فیصد ہو جائے تو کیا اس کے بعد آپ آرام سے بیٹھ جائیں گے؟ پھر اس کو maintain کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے کوشش کرنی پڑے گی۔ انسان پر اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی فرمایا کہ تم نصیحت کرو اور نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ آنحضرت ﷺ کا بھی یہی حکم تھا۔ سارے مسلمان یا صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی ایک معیار کے تو نہیں تھے۔ ان میں کمزوریاں بھی ہوتی تھیں لیکن پھر بھی ہمارے لحاظ سے ان کے معیار بہت بلند تھے۔

قرآن شریف نے جو حکم دیے وہ اس لیے دیے کہ کمزوریاں اور اتار چڑھاؤ آتے رہیں گے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ نصیحت کرتے چلے جانا، کوشش کرتے چلے جانا اور سو فیصد ٹارگٹ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنا۔ اگر سو فیصد شرح نہیں بھی ہے تو کم از کم نمازیں پڑھنے والے تو سو فیصد ہونے چاہئیں یہ تو مسلمان کا کم از کم معیار ہے۔ پھر قرآن شریف پڑھیں گی اس پر عمل کریں گی۔

اصل میں دنیا داری زیادہ ہو گئی ہے۔ ہم گھر آ کر کہتے ہیں relax کرنا ہے اور دو گھنٹے بیٹھ کے ٹی وی کے ڈرامے دیکھتے رہتے ہیں یا اَور ٹی وی کے پروگرام دیکھیں گے یا انٹرنیٹ پہ بیٹھ کے فضول قسم کی باتیں دیکھتے رہتے ہیں۔ ہمارے بعض مرد بھی گھر آ کر ایسے کرتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو آدھا پون گھنٹہ دینی علم حاصل کرنے کی کوشش کریں تو ان کے بھی کام آئے گا، ان کی اولاد کے بھی کام آئے گا اور ان کے اخلاق بھی بہتر ہوں گے۔ اور اگر نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو جو پہلی خاتون نے سوال کیا تھا کہ گھر کے کام نہیں کرتے اس طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ لجنہ اور مردوں دونوں کو مل کر کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح لجنہ کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے مردوں کو اگر وہ نماز نہیں پڑھ رہے تو توجہ دلاتے رہیں کہ نماز پڑھو۔ ان کو تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ ان کے توجہ دلانے سے ان کے بچوں میں لڑکوں اور لڑکیوں میں بھی توجہ پیدا ہوگی۔

پھر ایک عمر تک بچوں کی تربیت پر ماں کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس میں اگر ان کو عادت ڈال دیں تو کم از کم آئندہ نسل تو سنبھالی جائے گی۔ نمازیں پڑھنے والے بھی ہوں گے، قرآن پڑھنے والے بھی ہوں گے، جماعت کا کام کرنے والے بھی ہوں گے، خدمت خلق کرنے والے بھی ہوں گے۔ اس طرف توجہ دلائیں کہ کم از کم اگلی نسلوں کو سنبھالیں۔

short term plan نہ کریں۔ ایک تو short term plan ہے تھوڑے عرصہ کا پلان، کہ ابھی جو موجودہ لجنہ اور ناصرات ہیں ان کو کس طرح ٹھیک کرنا ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی اچھی تربیت کر کے ہم نے اگلی نسل کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ جو ترقی کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں وہ لمبے عرصے کے plan بھی بناتی ہیں۔ پھر یہ دیکھیں اگلی نسلوں کی ہم نے کس طرح تربیت کرنی ہے تا کہ وہ دین سے جڑی رہیں اور دین کا علم سیکھیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت گزار بنیں۔ مسلسل کوشش ہے، کوشش کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ یہ نہیں ہے کہ اب ہم نے سو فیصد achieve کر لیا تو ہم بیٹھ جائیں گے۔ ایک مومن کو بیٹھنے کا کوئی نہیں وقت ملتا۔ اس کی زندگی تو بس ہر وقت struggle,struggle struggle ہے۔

ایک سوال کیا گیا کہ حضور ہماری راہنمائی فرمائیں کہ عائلی زندگی میں سسرال کا کیا کردار ہونا چاہیے؟ بہوؤں کے فرائض کس حد تک ہیں اور کیا بہوؤں پر سسرال کی خدمت فرض ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی پچھلی ملاقات میں ہی کسی نے سوال کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ جب اپنے لڑکا لڑکی کو بیاہ دیتے ہیں تو پھر ماں باپ کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔ ان کو عقل کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو کہا ہے کہ ماں باپ کی عزت کرو، خدمت کرو، ان کو اُف نہ کہو۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ ماں باپ بہوؤں پہ ظلم کرتے رہیں اور پھر خاوند بھی بجائے ماں باپ کو سمجھانے کے الٹا اپنی بیوی پہ ظلم کرے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب رشتہ کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے رشتہ کرنا چاہیے۔ ماں باپ کو بھی کہو کہ آپ دعا کر لیں، لڑکا بھی دعا کر لے، لڑکی بھی دعا کر لے اور کہہ دیں کہ اگر رشتہ قائم ہو جاتا ہے تو پھر یہ نہیں ہے کہ کل کو دخل اندازیاں کر کے مجھے رشتہ توڑنے اور چھوڑنے پہ مجبور کریں۔ پہلی چیز تو دعا ہے اور اس کے لیے استخارہ بھی کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر بھی مانگنی چاہیے کہ جو رشتہ

ہے وہ اچھا اور خیر والا رشتہ ہو۔ صرف محبت اور عشق کا رشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا رشتہ بھی ہونا چاہیے۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صرف کسی کا حسن دیکھ کے، اس کی دولت دیکھ کے، اس کا خاندان دیکھ کے رشتہ نہ کرو بلکہ دین دیکھ کے رشتہ کرو۔

عورتوں اور مردوں کو، لڑکوں اور لڑکیوں کو اگر ماں باپ تربیت کر کے یہ احساس دلا دیں کہ دین دیکھ کر رشتہ کرنا ہے تو ماں باپ کی اپنی بھی اصلاح ہو جائے گی اور لڑکا لڑکی جو رشتہ کر رہے ہیں ان کی بھی اصلاح ہو جائے گی اور وہ دین کو مقدم کرنے والے ہوں گے۔

کھڑے ہو کے عہد دہرا دینا کہ ہم دین کو دنیا پہ مقدم رکھیں گے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصل چیز تو یہ ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرنا ہوگا کہ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے کہ نہیں۔ اور اس میں شادی شدہ لوگوں کے لیے بھی ایک ہدایت یہ ہے کہ بجائے دنیاوی باتیں دیکھنے کے وہ دین دار لڑکی تلاش کریں اور لڑکی دین دار لڑکے کو تلاش کرے۔

پھر ماں باپ کو بھی جہالت نہیں دکھانی چاہیے۔ ان کو بھی برداشت کرنا چاہیے اور بہو کو بھی آ کر بلا وجہ ضدی نہیں ہونا چاہیے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ساسوں یا نندوں سے لڑائی نہیں کرنی چاہیے۔

اوّل تو سوائے اشد مجبوری کے کہ ماں باپ بہت بوڑھے ہیں اور ان کے ساتھ رہنا ضروری ہے، کوئی اَور بچہ ساتھ نہیں ہے تو پھر اکٹھے رہنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن عموماً شادی کے بعد لڑکا اور لڑکی کو اپنا علیحدہ گھر لینا چاہیے۔

پھر کہتے ہیں کہ یہاں مہنگائی بڑی ہے، کرائے پہ مکان لینا بڑا مشکل ہے، ہم afford نہیں کر سکتے، اس لیے ماں باپ کے ساتھ ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ جب رہتے ہیں تو پھر جس طرح پنجابی میں کہتے ہیں کہ برتن قریب پڑے ہوں تو ایک برتن کو اٹھاؤ تو دوسرے سے ٹکرا جاتا ہے اور ٹھک کی آواز آتی ہے تو اس طرح ساس اور بہو کی بھی ٹھک ٹھک کی آوازیں آتی رہتی ہیں اور نند اور بھابھی کی بھی ٹھک ٹھک کی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ ایسی صورت میں پھر عقل استعمال کرنی چاہیے۔ صرف برتن بن کے نہ رہیں بلکہ ساروں کو اخلاق دکھا کر انسان بن کے behave کرنا چاہیے۔ یہ تو تربیت کا اثر ہے۔

عائلی مسائل اور ان کا حل پر مَیں نے جو مختلف تقریریں کی ہوئی ہیں وہ لجنہ نے compile کر لی تھیں، اس کا انگلش ترجمہ بھی ہو چکا ہے، وہ اپنی لجنہ کو پڑھنے کے لیے دیں، اپنی ساسوں کو پڑھنے کے لیے دیں۔ اردو میں ہے۔ اوّل تو ساروں کو انگلش آتی ہے۔ اگر نہیں آتی تو ڈینش میں ترجمہ کریں۔ اب ہر لجنہ یہ کتاب پڑھے تو آپ ہی آپ کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ مَیں تو آپ کو اتنی موٹی کتاب ’’عائلی مسائل اور ان کا حل‘‘ دے چکا ہوں۔ اس پہ عمل کریں۔

ایک سوال کیا گیا کہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اپنی ذہنی اور جسمانی صحت کا کس طرح خیال رکھ سکتی ہیں اور اپنی فیملی کو کس طرح motivate کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ راتیں چونکہ لمبی ہیں اس لیے دن کا آغاز نماز تہجد سے کرنا چاہیے، پھر کچھ دیر تازہ ہوا میں ورزش کرنی چاہیے، پھر فجر کی نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے۔ ایسا کرنے سے علم بھی بڑھے گا اور صحت بھی بہتر ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو باہر کھلی ہوا میں سیر کے لیے جا سکتی ہیں انہیں جانا چاہیے نیز فرمایا کہ مسجد کے احاطے میں لجنہ کے لیے exercise اور گیمز کھیلنے کے لیے الگ انتظام ہونا چاہیے جہاں ان کے پروگرام منعقد ہوں۔ اس سے ان کی ذہنی اور جسمانی صحت بھی بہتر ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہیے، اس کے حکموں پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ چیز اس کی روحانی حالت کو بہتر کرے گی۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ گورنمنٹ کی طرف سے نقاب پہننے پر پابندی ہے۔ لیکن بعض خواتین مسجد، شادی یا کسی اور تقریب میں شمولیت کے وقت میک اپ (makeup) کرتی ہیں۔ اس حوالے سے حضور کیا راہنمائی فرمائیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا مسجد آتے وقت میک اپ کرنا لازمی ہے؟ ایسے مواقع پر میک اَپ کرنا چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ یا پھر اگر اتنا ضروری ہے تو اپنے ساتھ ایک چھوٹا شیشہ رکھ لیں اور وہیں فنکشن پہ lipstick لگا لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو مسجد آتی ہیں وہ دینی پروگرام میں شامل ہونے کے لیے آتی ہیں نہ کہ اپنا میک اپ دکھانے۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے تمام شاملین کو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3 مارچ 2023ء)

❁❁❁

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

پاکیزگی کی جان ہے۔ اگر کوئی بد بخت شخص ایسا تھا جس کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پچاس ساٹھ سالہ زندگی کو دیکھ کر بھی شبہ پیدا ہوا تو وہ بیشک جہنم میں جاتا۔ اس کی کیا حیثیت تھی کہ محض اس کا ایمان بچانے کیلئے اپنی ایک بیوی کے مُنہ پر سے پردہ اٹھا دیا جاتا۔ جس شخص نے اتنی مدت دراز تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات کو دیکھا، آپ کی قربانیوں کو دیکھا، آپ کے ایمان کو دیکھا، آپ کے اخلاص کو دیکھا، آپ کی محبت الٰہی کو دیکھا اور پھر بھی اس کے دل میں شبہ پیدا ہوا، وہ بدبخت اگر مرتا تھا تو بے شک مرتا اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ آپ اپنی کسی بیوی کے مُنہ پر سے نقاب اُٹھا دیتے۔ مَیں نے اُسے کہا آخر آپ کو یہی اعتراض ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی چیز کیلئے بڑی چیز کو کیوں قربان کر دیا۔ بیشک اُس کا ایمان بھی ایک قیمتی چیز تھی مگر بہر حال وہ ایک کمزور انسان کا ایمان تھا کیونکہ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی پر شک کیا اُس شخص کے ایمان کے بچانے کیلئے اپنی ایک بیوی کا پردہ اُٹھا دینا ایک بڑی چیز کو چھوٹی چیز کیلئے قربان کر دینا ہے۔ کہنے لگا ہاں میرے دل میں یہی شبہ پیدا ہوا ہے۔ مَیں نے کہا تو پھر اس کے معنے یہ ہیں کہ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کیلئے قربان کر دینا چاہئے۔ مگر اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس مخصوص واقعہ کو دیکھا جائے تو اس میں اُس شخص کا ایمان بچانا بڑا کام تھا اور بیوی کے مونہہ سے نقاب اُلٹ دینا چھوٹی بات تھی۔ کہنے لگا کس طرح؟ میں نے کہا یہ تو تم جانتے ہو کہ پردہ کا حکم پہلی شریعتوں میں نہیں تھا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ پردہ کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سالوں میں نازل ہوا ہے۔ تیرہ سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں رہے اور پردہ کا حکم نازل نہ ہوا پھر مدینہ تشریف لائے تو وہاں بھی چار پانچ سال تک پردہ کا حکم نہیں اُترا۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوائے نبوت کے بعد جو 23 سالہ زندگی گذری ہے اُس میں سے سترہ اٹھارہ سال تک آپکی بیویوں نے پردہ نہیں کیا۔ اور جب پردہ کا حکم مدینہ آنے کے بھی چار پانچ سال بعد نازل ہوا ہے تو تمہیں یہ ماننا پڑیگا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیوی کو قریباً ہر صحابی نے دیکھا ہوا تھا۔ اب بتاؤ جس بیوی کو وہ سو دفعہ پہلے دیکھ چکا تھا اگر ایک موقعہ پر اُس کا ایمان بچانے کیلئے آپ نے اپنی اُس بیوی کا نقاب اٹھا دیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ وہ آپ کی بیویوں کو جوانی کی حالت میں دیکھ چکا تھا۔ اور اب تو وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھیں اس عمر میں اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کے مونہہ سے نقاب اُلٹ دیا تو چاہے وہ کتنا ہی کمزور ایمان والا شخص ہو اس کے ایمان کو بچانے کیلئے آپ کا تھوڑی دیر کے لئے نقاب اُلٹ دینا بالکل بے حقیقت بات تھی کیونکہ اُس بیوی کو اُس نے جوانی کی حالت میں بھی دیکھا ہوا تھا اور اب وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھیں۔ جوانی میں سو دفعہ دیکھنے والے شخص کے سامنے اگر آپ نے بڑی عمر میں اپنی ایک بیوی کے مونہہ سے اُس کا ایمان بچانے کیلئے تھوڑی دیر کیلئے پردہ اٹھا دیا تو آپ نے بڑی چیز کو چھوٹی چیز پر قربان نہیں کیا بلکہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کیلئے قربان کیا۔ اس جواب سے وہ خوش ہو گیا اور کہنے لگا اب میری سمجھ میں یہ بات آ گئی ہے۔

اب غور کرو یہ کتنا بڑا تغیر ہے کہ یا تو یہ کہا جاتا تھا کہ چونکہ اسلام پردہ کا حکم دیتا ہے اس لئے جھوٹا ہے، اور یا یہ کہا جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کا ایمان بچانے کیلئے اپنی بیوی کے مونہہ پر سے ایک منٹ کیلئے بھی نقاب کیوں اُتارا؟ ڈسمنڈ شا انگلستان کے بہترین مصنفوں میں سے ہے کم از کم وہ خود اپنے آپ کو ایچ. جی ویلز سے بھی بڑا سمجھتا ہے۔ وہ مجھے ملا تو کہنے لگا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ امن پھیلانے والا جو نبی آیا اُس کو لڑائی کرنے والا نبی کہا جاتا ہے اور پادری اُس پر اعتراض کرتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگا شاید آپ مجھے پاگل قرار دیں گے کہ عیسائی ہو کر مَیں ایسی باتیں کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں عیسائی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیح ناصری سے بڑے تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ تعلیم دنیا میں لائے وہ مسیح ناصری نہیں لائے۔ آپ حیران ہوں گے کہ میں عیسائی ہو کر ایسی بات کر رہا ہوں لیکن میں سچی بات کا انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ پھر جب میں اُسے رخصت کر کے اپنے کمرے کی طرف آیا تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ میں نے مُڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا۔ کہنے لگا میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا تھا میں نے چاہا کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے کہا کیا سوال ہے۔ کہنے لگا جب میں یہ تقریر کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے نبی تھے تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زبان سے خدا بول رہا ہے۔ مگر یہ عیسائی لوگ پھر بھی نہیں مانتے۔ میں نے کہا مسٹر ڈسمنڈ شا! یہ لوگ صرف تمہاری آواز سُنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آواز نہیں سُنتے۔ لیکن جب یہ لوگ بھی خدا تعالیٰ کی آواز سُننے لگ گئے اور خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی بولا تو اِن پر بھی اثر ہو جائیگا۔ اور یہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قائل ہو جائیں گے اس پر اُس کی تسلی ہو گئی۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ دنیا ہزار انکار کرے وہ زمانہ کی ٹھوکریں کھانے کے بعد آخر اس تعلیم کی طرف آئیگی جو تیری طرف سے پیش کی جا رہی ہے کیونکہ تُو سیدھے راستہ پر قائم ہے اور لوگ ضلالت اور گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 89، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A. TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T. College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping - Rental Plants - Exports - Imports

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12083: میں سیدہ نائلہ بنت مکرم ایس اے کے شمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن: سرلو، نابا گرام ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اکتوبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید شاہد احمد الامۃ : سیدہ نائلہ گواہ : ایس اے ایف ناصر احمد

مسل نمبر 12084: میں حنا باسط بنت مکرم عبد الباسط صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3 ستمبر 1995 پیدائشی احمدی ساکن: قاضی محلہ پوسٹ آفس سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ سرور احمد الامۃ : حنا باسط گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12085: میں سلیمہ خاتون زوجہ مکرم شیخ سرور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 مارچ 1995 پیدائشی احمدی ساکن: قاضی محلہ پوسٹ آفس سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ۔ حق مہر 50 ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ سرور احمد الامۃ : سلیمہ خاتون گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12086: میں پروین بیگم زوجہ مکرم مشتاق حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیو ڈاکٹر تاریخ پیدائش: 10 اگست 1983 پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ دارالسلام کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 84 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر -/75,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز ڈاکٹری ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق حسین الامۃ: پروین بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12087: میں یو عبد الرؤف ولد مکرم عمر فاروق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 31 مئی 1976 تاریخ بیعت 2005 ساکن: راما مورتھی کرشنم پلیما ایروڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ایک ہزار دوسو اسکوئر فیٹ زمین سروے نمبر 773/5 بمقام چنئی مالیا (2) ایک ہزار دوسو اسکوئر فیٹ زمین سروے نمبر 774/5 بمقام چنئی مالیا۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : خواجہ محی الدین العبد : یو عبد الرؤف گواہ : رفیق احمد

مسل نمبر 12088: میں نبیلہ تبسم زوجہ مکرم آر شفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 مئی 1995 پیدائشی احمدی ساکن: پلاٹ نمبر 92/A فرسٹ فلور شیوا پراکاش نگر سیکنڈ مین روڈ چنئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 27.6 گرام، ایک نیکلس اور ایک جوڑی کان کی بالیاں 33 گرام، ایک نیکلس 15 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 3 گرام، انگوٹھیاں 8.2 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 3 گرام، ایک پنڈنٹ 0.5 گرام، ایک بریسلٹ 2.5 گرام۔ (تمام زیورات 22 کیریٹ) ایک ڈائمنڈ رنگ 1.8 گرام۔ ایک جوڑی ڈائمنڈ ایئر رنگ 1.3 گرام۔ زیور نقرئی: 70 گرام۔ حق مہر -/4,50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ایس وسیم احمد الامۃ : نبیلہ تبسم گواہ : سلیم اللہ

مسل نمبر 12089: میں جیلانی باشا ولد مکرم سلطان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 29 اپریل 1982 تاریخ بیعت 1993 ساکن 113 - وٹریلائی کارا سٹریٹ والا جاپٹ، رامپیٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 اپریل 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبد الرحمٰن العبد : ایس جیلانی باشا گواہ : وائی ظفر اللہ احمد

مسل نمبر 12090: میں اے شاجتھہ بیگم زوجہ مکرم یو عبد الرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 9 اپریل 1981 پیدائشی احمدی ساکن راما مورتھی پالا یم نگر کرشنم پالا یم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک چین 24 گرام، ایک چین 20 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 4 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 4 گرام، دو جوڑی کان کی بالی 4 گرام، ایک جوڑی کان کا ہوک 2 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام، ایک عدد انگوٹھی 2 گرام، ایک عدد انگوٹھی ڈیڑھ گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : یو عبد الرؤف الامۃ : اے شاجتھہ بیگم گواہ : ایم جمیل احمد

مسل نمبر 12091: میں کے فریدہ بیوی زوجہ مکرم آر ایف محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 7 نومبر 1987 تاریخ بیعت 2005ء ساکن 370/155 کملا نگر مین روڈ کارونگل پالیم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ایک گھر 1136 اسکوئر فیٹ جو کہ کارونگل پالا یم میں ہے (2) ایک سونے کی چین 16 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : آر ایف خواجہ محی الدین الامۃ : کے فریدہ بیوی گواہ : یو عبد الرؤف

مسل نمبر 12092: میں عبد الباسط ولد مکرم عبد القادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 14 دسمبر 1996 پیدائشی احمدی ساکن گائتری نگر انو پار پالا یم ترو پور تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یوسف العبد : عبد الباسط گواہ : سلطان الہ الدین

مسل نمبر 12093: میں برکاتھ نشا زوجہ مکرم سلطان الہ الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 مارچ 1997 تاریخ بیعت 2019ء ساکن 1493/C3 دھرمہ سستھا ایوونیو سیونتھ اسٹریٹ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی ایک گرام، ایک عدد چین 16 گرام جو کہ حق مہر کے طور پر خاوند نے دی ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد یوسف الامۃ : برکاتھ نشا گواہ : ابوالحسن عابد

مسل نمبر 12094: میں شافیہ یوسف بنت مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 2 اکتوبر 2005ء پیدائشی احمدی ساکن 1/513 واڈیول نگر پویم بالا یم، تریپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک چین 10 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد یوسف الامۃ : شافیہ یوسف گواہ : ابوالحسن عابد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 28 - November - 2024 Issue. 48

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے جب تک عثمان کا بدلہ نہ لے لیں

صلح حدیبیہ کے حالات وواقعات اور بیعت رضوان کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حدیبیہ کے بارے میں بیان ہو رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا۔ قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بدیل بن ورقا جو قریب ہی کے علاقہ میں آباد تھا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کے لئے آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ مکہ کے رؤوساء جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپ نے فرمایا ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور میں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتہ کے لئے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر میں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔ اگر میں ان کے مقابلہ میں آ کر مٹ گیا تو قصہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ بدیل بن ورقا پر آپ کی اس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں کہ میں مکہ جا کر آپ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں۔ آپ نے اجازت دی۔ بدیل بن ورقا نے قریش کو جمع کر کے ان سے کہا کہ میں اس شخص یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آ رہا ہوں اور اس نے مصالحت کی یہ تجویز تمہارے لئے پیش کی ہے۔

اس پر ایک شخص عروہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت بااثر رئیس تھا اور اس وقت مکہ میں موجود تھا کھڑا ہو گیا اور قریش مکہ سے کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے محمد ﷺ کے پاس جا کر گفتگو کروں۔ قریش نے کہا بے شک آپ جائیں اور گفتگو کریں۔ عروہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا قریش بیت اللہ اور آپ کے درمیان راستہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور اگر جنگ ہوئی تو دو امور سے ایک طے ہے، یا تو آپ اپنی قوم کو ہلاک کر دیں گے اور آج تک یہ نہیں سنا گیا کہ کسی آدمی نے اپنی قوم کو ہلاک کیا ہو، یا وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں وہ آپ کو رسوا کر دیں گے۔ یعنی آپ کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے غصہ میں کہا یہ باتیں ہم سے نہ کرو۔ کیا ہم آپ ﷺ کو چھوڑ جائیں گے۔ عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ یہ ابوبکر ہیں۔ اس پر عروہ نے کہا اللہ کی قسم اگر مجھ پر تیرا ایک احسان نہ ہوتا تو میں اس کا ضرور جواب دیتا۔

پھر عروہ رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آپؐ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تلوار لئے کھڑے تھے اور اپنے سر پر خَود پہن رکھا تھا۔ جب عروہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگائے تو حضرت مغیرہ نے اپنی تلوار کے کونے سے اس کو ہٹا دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو روکو قبل اس کے کہ تلوار تم تک پہنچے کیونکہ کسی مشرک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کی داڑھی کو چھوئے۔ پھر عروہ نبی ﷺ کے صحابہ کو غور سے دیکھنے لگا۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ تھوکتے تو صحابہ اس کو ہاتھ پر لے لیتے اور پھر اس کو اپنے چہرے اور سینے پر ملتے جب آپ صحابہ کو کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہ فوری طور پر اس کو بجا لاتے۔ جب آپ وضو کرتے تو صحابہ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز کو نیچا رکھتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔ جب عروہ رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے سے فارغ ہوا تو آپؐ نے عروہ سے بھی وہی بات کہی جو بدیل بن ورقا سے کہی تھی اور ایک مدت تک صلح کی تجویز پیش کی۔

پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا اَے میرے لوگو، میں سفارت کے لئے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی بادشاہ کی ایسی اطاعت نہیں دیکھی جیسی محمد ﷺ کی اطاعت گزاری اس کے ماننے والے کرتے ہیں۔ کہنے لگا کہ اس نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو اور تم خوب جان لو کہ اگر تم نے اس کے ساتھ تلوار کا ارادہ کر لیا تو مَیں نے اس قوم کو دیکھا ہے، وہ اس بات کی بالکل پرواہ نہیں کریں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اے میری قوم اپنی رائے کو بدل لو اور اس کے پاس جاؤ اور تم وہ چیز قبول کر لو جو وہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں۔ عروہ نے کہا مجھے یہ خوف بھی ہے کہ تمہاری مدد اُس شخص کے خلاف نہیں کی جائے گی جو بیت اللہ کی زیارت کے لئے آیا ہے۔ اس کے پاس قربانی کے جانور ہیں جن کو وہ ذبح کریں گے اور پھر لوٹ جائیں گے۔ اس پر قریش نے کہا اَے عروہ ہم اس کو اس سال واپس بھیج دیں گے اور وہ آئندہ سال آئیں گے۔ تو عروہ کہنے لگا کہ تم کو سخت مصیبت اٹھانی پڑے گی۔ پھر عروہ اور اس کے ساتھی طائف کی طرف چلے گئے۔

پھر حلیس بن علقمہ کنعانی نے کہا مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس جانے دو تو قریش نے کہا جاؤ۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حلیس کو آتے دیکھا تو صحابہ سے کہا، یہ شخص ایسے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے جانوروں کا احترام کرتے ہیں اور فرمایا کہ اس کو دکھانے کے لئے قربانی کے جانور آگے گزارو۔ تو انہوں نے جانوروں کو آگے بھیج دیا۔ جب اس نے وادی کے کنارے ان جانوروں کو دیکھا جن کی گردن میں ہار تھے اور وہ جانور بار بار آوازیں نکال رہے تھے تو اس نے کہا سبحان اللہ، ان لوگوں کے لئے مناسب نہیں کہ وہ بیت اللہ سے روکے جائیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ دیگر قبائل تو حج کریں اور عبدالمطلب کے بیٹے کو روکا جائے۔ ربّ کعبہ کی قسم قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ اس قدر متاثر ہوا کہ قریش کی طرف جا کر کہنے لگا کہ اللہ کی قسم ہم نے اس بات پر تم سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تم ہر اس شخص کو روکو گے جو اس بیت اللہ کی حرمت اور تعظیم کو قائم کرنے والا ہو گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم ان کے راستے کو کعبہ تک جانے کے لئے خالی کر دو ورنہ میں اپنے لوگوں کو لے کر تمہارا ساتھ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے قریش کی طرف اپنا بھی ایک سفیر بھیجا۔ آپؐ نے حضرت خراش بن امیہ کو قریش کی طرف اپنے اونٹ ثعلب پر سوار کر کے بھیجا۔ عکرمہ بن ابوجہل نے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آ گئے اور جو ان کے ساتھ ہوا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔

قریش مکہ نے اپنے جوش میں اندھے ہو کر اس بات کا بھی ارادہ کیا کہ اب جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ سے اس قدر قریب اور مدینہ سے اتنی دُور آئے ہوئے ہیں تو ان پر حملہ کر کے جہاں تک ممکن ہو انہیں نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انہوں نے چالیس پچاس آدمیوں کی ایک پارٹی حدیبیہ کی طرف روانہ کی اور ان لوگوں کو ہدایت دی کہ اسلامی کیمپ کے اردگرد گھومتے ہوئے تاک میں رہیں اور موقع پا کر مسلمانوں کا نقصان کرتے رہیں۔ مسلمان اپنی جگہ ہوشیار تھے۔ چنانچہ قریش کی اس سازش کا راز کھل گیا اور یہ لوگ سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ پھر بھی آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو معاف فرما دیا اور مصالحت کی کوشش میں روک نہ پیدا ہونے دی۔

پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ وہ مکہ جائیں اور قریش کو مسلمانوں کے پُرامن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں اور آپؐ نے حضرت عثمان کو اپنی طرف سے ایک تحریر بھی لکھ کر دی جو رؤوسائے قریش کے نام تھی۔ اس تحریر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے آنے کی غرض بیان کی اور قریش کو یقین دلایا کہ ہماری نیت صرف ایک عبادت کا بجا لانا ہے اور ہم پُرامن صورت میں عمرہ بجا لا کر واپس چلے جائیں گے۔ آپؐ نے حضرت عثمان سے یہ بھی فرمایا کہ مکہ میں جو کمزور مسلمان ہیں انہیں بھی ملنے کی کوشش کرنا اور ان کی ہمت بڑھانا اور کہنا کہ ذرا اور صبر سے کام لیں خدا عنقریب کامیابی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔

حضرت عثمان یہ پیغام لے کر مکہ میں گئے اور ابوسفیان سے مل کر جو اس زمانہ میں مکہ کا رئیس اعظم تھا اور حضرت عثمان کا قریبی عزیز بھی تھا اہل مکہ کے ایک عام مجمع میں پیش ہوئے۔ اس مجمع میں حضرت عثمان نے آنحضرت ﷺ کی تحریر پیش کی جو مختلف رؤوسائے قریش نے فرداً فرداً بھی ملاحظہ کی مگر باوجود اس کے سب لوگ اپنی اس ضد پر قائم رہے کہ بہرحال مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ بالآخر حضرت عثمان مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔ اس موقع پر مکہ کے شریر لوگوں نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمان کو قتل کر دیا ہے۔ جب یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے حضرت عثمان کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے صحابہ سے بیعت لی جو بیعت رضوان کہلاتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے جب تک عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو اسلام میں بیعت کا طریق ہے یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا۔ اس اعلان پر صحابہ بیعت کے لئے اس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے۔ جب بیعت ہو رہی تھی آنحضرت ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا۔ اسلامی تاریخ میں یہ بیعت بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضا مندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن شریف نے بھی اس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ صحابہ کرام بھی ہمیشہ اس بیعت کو بڑے فخر سے اور محبت کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام بیعت رضوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ بیعت موت کے عہد کی بیعت تھی اور اس بیعت کا خاص پہلو یہ تھا کہ یہ عہد و پیمان صرف منہ کا ایک وقتی اقرار نہیں تھا جو عارضی جوش کی حالت میں کر دیا گیا ہو بلکہ دل کی گہرائیوں کی آواز تھی جس کے پیچھے مسلمانوں کی ساری طاقت ایک نقطہ واحد پر جمع تھی۔

حضور انور نے فرمایا : مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ فرمایا: اس وقت یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور یہ لوگ ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جنسے آئندہ نسلیں متاثر ہوں۔ مسلمان ممالک کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور اللہ ان کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح حالات تیزی سے بگڑے ہیں، گھروں میں دو تین مہینے کا راشن رکھنے کی کوشش کریں۔ لیکن سب سے اہم نکتہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad